یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔

عام خریداران سے ۔۔

ششماہی ۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ شلنگ

فی پرچہ ۔۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

(۱۸۱)

فہرست مضامین

نظم (گلہائے عقیدت) - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

خدا، مسیح اور قادیانی - - - ص۳

اسلامی نماز کی اہمیت - - - ص۵

شیعوں کے افسانے - - - ص۶

قادیان کے جلسہ کا نمونہ - - - ص۸

حوادث (حیدرآباد دکن اور کشمیر) ص۹

[illegible] اور اہل علم - - - ص۱۱

[illegible] - - - ص۱۳

[illegible] کی حلیہ - - ص۱۵

[illegible] - - - ص۱۶

گلہائے عقیدت

(از قلم منشی محمد جعفر صاحب سلیم پرتاب گڈھی)

میں تو کہتا ہوں حقیقت میں وہ فرزانہ ہے
تشنۂ دید جو ہے اُن کا جو دیوانہ ہے

اس کو دشوار نہیں منزل مقصود کی راہ
باغ عالم سے مطلب نہ گلستاں سے غرض

میرے ساقی تیری محفل کی ہے ہر رسم نئی
اہل جنت کی زباں پہ یہی قلقلہ ہوگا

جس کو دیکھو ہوا میخانۂ توحید میں مست
جس کو دیکھو نظر آتا ہے وہ ممنون کرم

بزم امکاں میں محمد کا جو دیوانہ ہے
حوض کوثر پہ اسی کے لئے پیمانہ ہے

آخری شمع ہدایت کا جو پروانہ ہے
اسکی نظروں میں ہے کچھ اور جو دیوانہ ہے

ہے وہی ہوش میں جو ہوش سے بیگانہ ہے
وہ یہاں آئے محمد کا جو دیوانہ ہے

میرے ساقی کا وہ چلتا ہوا پیمانہ ہے
ساقی حشر میں وہ حسن کریمانہ ہے

غیر ممکن ہے کہ طالب کوئی محروم رہے
اے سلیم آخری ساقی کا یہ میخانہ ہے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ابھی تک بارش نہ ہونے سے خشک سردی بہت پڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں بھی خاطر خواہ بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— کوئٹہ میں زبردست برفباری ہونے سے صوبہ سندھ میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ کراچی میں کئی لوگ اور بہت سے پرندے سردی سے ٹھٹھر کر مر گئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند عنقریب مستعفی ہو جانے والے ہیں۔ ان کی جگہ لارڈ بیرابورن (گورنر کلکتہ) وائسرائے ہونگے۔

—— صدر جمہوریہ ترکی مارچ ۳۹ء میں اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس انگورہ میں منعقد کرنے کا پروگرام تیار کر رہے ہیں۔

—— واشنگٹن میں کرسمس کے دن آتشزدگیوں اور دیگر حوادثات کی وجہ سے بہت سے اشخاص ہلاک ہوئے۔

—— مولوی شوکت علی مرحوم کی جگہ مرکزی اسمبلی میں سر رضا علی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ نئے سال کے شروع میں جاپان میں جبری بھرتی کا قانون نافذ کر دیا جائیگا۔

—— امریکی ایوان تجارت مقیم شنگھائی نے حکومت امریکہ کو مطلع کیا ہے کہ جاپان میں امریکن مال کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ امریکن تجارت پر بہت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی حکومت نے جنرل فرینکو سے (سپین میں برطانوی جہازوں پر بمباری ہونے سے جو نقصان ہوا تھا اس کا) مطالبہ کیا تھا مگر جنرل فرینکو نے صاف انکار کر دیا ہے۔

—— فرانسیسی سمالی لینڈ کی حفاظت کے لئے حکومت فرانس نے ۵، ہزار فوج کو جبوتی روانہ ہونے کا حکم دیا ہے کیونکہ فرانسیسی سمالی لینڈ پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ ہے۔

—— معلوم ہوا ہے ترکی حکومت کے محکمۂ تعلیم نے دا[illegible] کے مرتب میں اتحاد شام کے عربی طلباء کو ترکی کی [illegible]

کے لئے اپنے خرچ پر دعوت دی ہے۔

—— بارسلونہ کی اطلاع ہے کہ وزارت جنگ نے باغیوں کے دو مزید شہروں پر قبضہ کر لینے کو تسلیم کر لیا ہے اس سلسلہ میں ۱½ ہزار آدمی قیدی بنائے گئے ہیں۔

—— خاکساران سندھ کا ایک دستہ مجاہدین فلسطین کی خدمت کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔

—— حکومت یوپی نے ۶ ہندو عورتوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

یاد رکھئے!

جن خریداروں کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے ان کے نمبر خریداری گذشتہ پرچہ میں شائع کر دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ایک نظر ان کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷- جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی ان کے نام اخبار وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بہت جلد اطلاع دیں تاکہ وی پی بھیج کر واپسی کے نقصان کا زیر بار نہ ہونا پڑے۔

مہلت یافتگان کی قیمت اخبار بھی ۱۵ جنوری تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

اہل برما و بیرون ہند کے خریداران جن کی قیمت ختم ہے وہ بھی اپنی اپنی قیمت جلد از جلد ارسال کر دیں تاکہ ۳۸ء کا حساب صاف ہو جائے۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کو گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ۱½ لاکھ روپیہ چندہ موصول ہوا۔

—— حضور نظام دکن نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کی بیگم، دختر اور لڑکے کے لئے پچاس پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر کی ہے۔

—— رشوت ستانی کو دور کرنے کیلئے ڈپٹی کمشنر وانا پور نے اپنے ماتحت سٹاف کو حکم دیا ہے کہ دفتر میں خالی جیب آیا کریں۔

مولوی فضل خان کہاں ہیں؟

مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی مرزا صاحب قادیانی کے عرصہ دراز مرید رہ کر تائب ہوئے تھے۔ ان کی خیر خیریت نہیں آتی جس کسی صاحب کو ان کا حال معلوم ہو وہ جلد اطلاع دیں۔ (ابوالوفاء)

اشتہار تعزیہ

احباب عین اس وقت طلب کرتے ہیں جب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ پس ابھی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کو اشتہار تعزیہ مطلوب ہو جلدی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ فی سینکڑہ ۲ر چندہ اشاعت فنڈ اور محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ریویو "انیس حیات"۔ اس مختصر سی کتاب میں چند منفعتی نسخے اور چند بیماریوں کے نسخے اور کچھ اخلاقی باتیں مذکور ہیں۔ قیمت عہ۔ پتہ۔ مسافر نظامی انجمن اخلاق۔ بہاولپور (پنجاب)

آخری جہاز حج ٹلاٹن کا جہاز ایس۔ ایس "المدینہ" بمبئی سے ۱۴ جنوری ۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۳۹ء کو جدہ روانہ ہوگا لہذا حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کے مطابق بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں میں پہنچیں۔

اشد ضروری خط و کتابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنا نام، مقام ضرور لکھنا چاہئے۔ نیز منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر سب سے پہلے نام، مفصل پتہ اور تفصیل رقم ضرور تحریر کرنی چاہئے۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ٹوکیو میں ایک بجلی گھر تعمیر ہو رہا تھا۔ جس کی [illegible] تودہ گر پڑنے سے ۳۰ مزدور ہلاک ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

خدا۔ مسیحؑ اور قادیانی

قرآن شریف میں مسیحیوں کا مذہب دو مختلف طریقوں سے بتایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ عیسائی مسیح کو اقنوم تثلیث کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ اس کا اظہار ان لفظوں میں فرمایا ہے :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ

منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تثلیث الوہیت کا ایک حصہ ہے حالانکہ معبود برحق صرف اللہ ہے۔

عیسائیوں کا یہ مذہب مشہور ہے۔ اسی کو تثلیثی مذہب کہتے ہیں۔

دوسرا مذہب جس کا رد قرآن مجید نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خود اللہ ہی مسیح ہے۔ چنانچہ فرمایا :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

منکر خدا ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خود اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے مسیح کے حالات زندگی دیکھنے والا کہ آپ کس طرح انسانوں سے تکلیف اٹھاتے رہے اور دشمنوں سے بھاگتے رہے۔ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے ۔ ؎

ایں چہ حسن تحنوم بہ پیدا ری است یا رب یا بخواب

ایک شخص ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوا اور انسانوں کی طرح کھاتے پیتے۔ یہاں تک کہ بقول اپنے معتقدین کے سولی پر چڑھ کر جان بھی دیدے۔ اور اس کے ماننے والے اس کو اللہ خدا یا کہا کہیں۔ یہاں تک کہ

قرآن مجید میں ان کا یہ عقیدہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہ اسکو اللہ یا خدا مانتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ غلط تو نہیں ہے۔

ایسے حیرت زدہ اور متوہم انسان کے لئے ہم عیسائیوں کی طرف سے ان کا اپنا شائع کیا ہوا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ رسالہ "المائدہ" بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے :-

"خدا خود ہمارے پاس آیا"

یہ مضمون ایسا قابل دید ہے کہ حرف حرف پڑھا جائے اور اس کے مقابلے میں قرآن مجید کی آیات کو پڑھ کر ایمان تازہ کیا جائے۔ اصل مضمون کے الفاظ یہ ہیں :-

"ذات ایزدی نے آئین و قوانین کی مرتب کتاب (بائبل) ہی ہمارے لئے نہ بھیجی بلکہ وہ خود ہمارے پاس آیا۔ جب ہم رنج و مصائب کے شکار ہوں ازروئے تقاضائے انسانیت وہ شخص جو خود ہی عیادت کو آجائے اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ ایک پیغام بھیجدے۔ سو خدا نے اپنے نور چشم کو ہماری بیمار پرسی اور تیمارداری کیلئے اس جہان فانی کی تکالیف برداشت کرنے کو بھیجا۔ اُس خدا کے بیٹے کو جس کو ہم یسوع کلام خدا یا خدا کی دانش کہتے ہیں۔ وہ صرف اسی خاطر آیا کہ ہم خدا کے سے دل اور روش میں [illegible]

وہ ہماری مانند بنا تاکہ انسانیت کو صحیح طور پر خدا تک پہنچا سکے وہ انسانی گوشت پوست میں آیا۔ "اپنی ماں کنواری مریم کے بطن سے" وہ انسان سے دور کا خدا نہ تھا جو اپنی شاہانہ شان سے آسمان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس نے ہمارے لئے درد سہے دکھ اٹھائے اور مُوا۔ وہ ہمارے لئے پیدا ہوا۔ سہ

تخت سے بے تخت ہو کر اُس نے تختہ چن لیا

کر گیا کرنی ہماری المسیح کس رنگ میں

وہ ہماری تمام چیزوں اور کاموں میں ہمارا مشیر دوست اور خدا تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔ اُس نے ہمیں اُس زندگی کا نمونہ دکھایا جیسی کہ ہمیں بسر کرنی چاہیئے۔ نیز یہ بھی کہ کس قسم کی ثابت قدمی، دلیری اور ایمانداری کی روح سے ہمیں موت کا مزہ چکھنا چاہیئے۔ اُس نے اپنے آپ کو صلیب پر فدیہ دیا۔ ہمارے گناہ کی مزدوری کے عوض جرمانہ ادا کیا۔ تابعداری کا فرض ادا کرتے ہوئے جان دی۔ وہ واقعی ہمارا سفیر تھا۔ پھر جب وہ موت کا جرمانہ ادا کر کے دوبارہ قبر سے ایک نئی زندگی کے لئے اُٹھا اور آسمان کی طرف نورانی طور پر اٹھایا گیا جیسے کہ ہم بھی اٹھیں گے تو وہ ہمارا ایلچی تھا۔

الٰہی منزل میں ہمارا رہبر

جب مسیح نے ہماری خاطر یہ سب کام کئے تو وہ ہمیں صرف اپنے ساتھ رفاقت رکھنے، اپنے ساتھ یکسانی پیدا کرنے اور شریک بننے کو کہتا ہے۔ تاکہ ہم ضرور اس کے ہم میراث ہونگے۔ لیکن اس سے ڈرتا کون ہے؟ بالضرور ہمیں اپنے اور کُل دنیا کے گناہوں کی قیمت دینے کی امید اور گناہ سے نفرت ہونی چاہیئے۔ لیکن جب ہم ایسا کریں تو ہم ہمیں مسیح کے ساتھ جینا اور نئی زندگی گزاریں گے اور آئندہ دنیا میں ہم اُس میں "ابدی زندگی" حاصل کریں گے۔ سو ثابت ہوا کہ مسیح ہمارے اور خدا کے درمیان راستہ ہے۔ اگر ہم اپنے ہی حال [illegible]

ahmadimuslim.de

سلہ [illegible]

تو اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر بھٹکتے اور کمزور ہونے کے باعث ناکام رہیں گے۔ کیا ہم اسے پیشتر سے ہی نہیں جانتے لیکن مسیح سے یکتائی اور معاونت پاکر ہم ہر کام کو بآسانی کرسکتے ہیں۔

مسیح کی ضرورت

(۱) ہمیں مسیح کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری پیدائش کی غرض وغایت یہ ہے کہ خدا کے دوست بنیں۔ اور اگر اس سے چوک جائیں تو پھر اپنی زندگی کے پوشیدہ رازوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

(۲) ہمیں اُس سے سبق لینا ہے کیونکہ وہ جو کچھ ہمیں سکھاتا ہے یعنی "خدا کا پیار"۔ جس میں راستی اور انصاف کا پیار شامل ہے اور ایک دوسرے کا پیار۔ وہی ہے جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں کوشۂ ہند۔ انگلستان بلکہ کل دنیا کو ازسرنو تعمیر کی تجویزیں ہیں۔ لیکن وہ تجویز جو کل دنیا کو بہتر بنا سکتی ہے وہ مسیح کی تجویز ہے۔ راستی کا پیار اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی۔ باقی سب بطلان ہے اور ناکام رہے گا۔ سو ہمیں اُس کے درس کی بے حد ضرورت ہے۔

(۳) ہمیں مسیح کے ساتھ رفاقت کی ضرورت ہے۔ جب تک مسیح کے اور ہمارے درمیان باہمی اتحاد اور محبت کا رشتہ نہ ہو ہم اس کے کلام کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ ہمیں اُس کے ساتھ محبت کی ضرورت ہے۔ اُس نے روح القدس محض اسی غرض سے بھیجا ہے کہ ہم کو اور تمام دوستوں کو اپنے ساتھ ملائے۔ ایمان۔ توبہ اور دعا کے ساتھ اُس پاس آؤ۔ خدا کی مقررہ برادری میں شامل ہو وہی گرجا ہے۔ اُس کی آواز کو مقدس کتابوں میں سنو۔ پاک شراکتوں میں اُس کو ڈھونڈھو۔ اگر صرف خدا کی ضرورت ہے تو مسیح کے پاس خدا کے راستے سے آؤ۔ یاد رکھو اُس نے کیا کہا۔ "جو کوئی میرے پاس آئیگا میں اُسے ہرگز نہ نکالونگا"

(المائدہ لاہور بابت دسمبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث: اس مسیحی عقیدہ پر کچھ لکھنا یا اس کی تردید کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ سن کر کہ دو دونے پانچ ہوتے ہیں۔ اس کی تردید میں مشغول ہو جائے۔ اہل منطق کے نزدیک بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اندر اپنے دلائل رکھتے ہیں ان کو منطقی اصطلاح میں قضایا قیاساتہا معہا کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسے دعاوی جن کی دلیل (ثبوت) خود ان کے اندر ہو۔

اس کی مثال میں دعویٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پیش کرسکتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے زیبا ہیں دلیل اس کی خود اس کے اندر موجود ہے۔ کیونکہ اللہ کے معنی ہی جامع جمیع صفات کمالیہ کے ہیں۔

اسی طرح بعض دعاوی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بطلان کی دلیل خود ان کے اندر ہوتی ہے۔ جن کی مثال اہل منطق کے نزدیک یہ دو جملے ہیں:۔

(۱) الخمسۃ زوج
(۲) الابن اکبر سناً من الاب

(۱) پانچ کا عدد جفت ہے۔ (۲) بیٹا عمر میں باپ سے بڑا ہے۔

مسیحی مذہب کا وہ عقیدہ جو اوپر نقل ہوا ہے ان دونو قسموں سے کس قسم میں داخل ہے۔ اہل دانش اس کا فیصلہ خود کرلیں۔

یہاں پہنچ کر ہمارے سامنے دو راستے آگئے ہیں اس لئے ہم عنان قلم ان دونوں کی طرف پھیرتے ہیں۔ ایک راستہ قادیان کو جاتا ہے دوسرا بریلی کو۔

قادیان کا راستہ بہت صاف اور سیدھا تھا۔ مگر ایسی مسیحی تحریروں نے اس کے نشانات بالکل مٹا دیئے اور اس پر یہ عربی مصرع صادق آتا ہے ؎

عفت الدیار محلہا و مقامہا

اس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ میں مسیح موعود ہو کر اسی لئے آیا ہوں کہ اہل دنیا کے ذہن سے مسیح کی الوہیت بھلادوں اور کوئی نہ جان سکے کہ مسیح خود خدا ہیں یا خدائی میں دخل رکھتے ہیں۔ آپ نے یہاں تک بھی کہہ دیا تھا کہ اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوسکے تو میں جھوٹا ٹھیرونگا

اہل قادیان کی خدمت میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ بحکم خدا اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی اکیلے دو کیلے ہو کر "المائدہ" سے منقولہ مضمون پڑھیں اور سوچیں کہ مرزا صاحب دنیا میں تشریف لائے اور آکر چلے بھی گئے اور آپ کی تشریف بری پر آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر یہ آواز کہ خود خدا مسیح ہے آج بڑے زور سے کانوں میں آرہی ہے۔ کیا یہ بیداری کا واقعہ ہے یا خواب کا؟

ممکن ہے آپ لوگوں کی طرف سے یہ جواب دیا جائے کہ مرزا صاحب نے دلائل قاہرہ سے الوہیت مسیح کو فنا کردیا۔ عیسائی لوگ اس غلط عقیدہ کو نہ چھوڑیں تو قصور ان کا ہے۔

مرزا صاحب کی زبان پر اس کے جواب میں یہ شعر جاری ہوگا ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

یا آپ دوسرا جواب یہ دیں کہ آئندہ تین سو سال تک مسیح کی الوہیت مٹ جائے گی۔ تو اس کا جواب وہی ہے جو مرزا غالب مرحوم نے کہا ہے ؎

کون جیتا رہے اس زلف کے سر ہونے تک

آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ یعنی آپ کی نبوت نبوت محمدیہ کے طریق پر ہے اور اسی کے آپ ظل ہیں۔

نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے حالات تاریخیہ ہمارے سامنے ہیں۔ جو روشنی (دینی کیفیت) حضور کی زندگی میں تھی وہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا تھا کہ تیس۳۰ سال کے بعد (یفشوا الکذب) جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کردی۔ آج مرزا صاحب کے انتقال پر بھی تیس۳۰ سال ہوتے ہیں۔ ان کی امت میں بھی کذب ونفاق بلکہ فسق وفجور کا گھن لگ گیا۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے خطبوں میں عموماً ان امراض کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ بقول خلیفہ صاحب خود قادیان میں سینکڑوں تک منافق پیدا ہوگئے ہیں۔ ابھی تو تیس سال ہی گزرے ہیں خدا جانے پچاس ساٹھ سال گزرنے تک کیا ہوگا! اہل بصیرت کا تو یہ اندازہ ہے کہ پچاس ساٹھ سال تک قادیان سے

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات (۱۴۴) کی تردید۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۹ (منیجر اہلحدیث)

گھو منے والے مولانا نواب صدیق حسن خان مرحوم کا یہ عربی شعر پڑھتے ہوئے گزریئے ؎

لسلمۃ دار بالدخول فو ملی
عفا ایھا نسجل الجنوب وشمشل

(سلمہ کے گھر کے نشانات (قصر خلافت قادیان) کو جنوبی اور شمالی ہواؤں نے مٹا دیا)

تین سو سال کے عرصے میں تو خلافت اسلامیہ بھی ضعیف ہو کر فنا کے قریب پہنچ گئی تھی۔ پھر ظل نبوت محمدیہ (نبوت قادیانیہ) کو یہ طاقت کیسے ہو جائے گی کہ وہ تین سو سال گزرنے پر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکے۔ کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ جو کام شباب (جوانی) میں نہ ہو سکا وہ شیب (بڑھاپے) میں ہو جائے گا۔ جس کے لئے یہ مصرع موزوں ہے۔ ع

پیرے کدوم زعشق زند بس غنیمت است

دوسرا راستہ جو بریلی کو جاتا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ بریلوی عقائد کے احناف علی الاعلان وہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو مسیحیوں نے مرقومہ بالا عبارت میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدہ کا مظہر یہ شعر ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

(الفقیہ امرتسر)

اس عقیدہ کا کوئی معتقد ہمیں ان دونوں عقیدوں میں فرق بتائے تو ہم اس کے شکر گزار ہوں گے۔ اور اگر فرق نہ بتا سکے تو ہمیں اجازت دے کہ ہم ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان کو اسلامی تعلیم سے علیحدہ اور مسیحیوں سے ملحق (ملا جلا) قرار دے کر بافسوس یہ شعر پڑھیں ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

رئیس قادیان۔ مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری مصنف ائمہ تلبیس۔ جدید تصنیف ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے ایسے حالات درج کئے ہیں جو اس سے پہلے کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ قیمت اول قسم ... دوم ... پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکرادی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حکومت الٰہی اور نماز اسلام کا اصلی مقصد زمین کو آباد کرنا اور انسان کو صحیح انسانیت کے مرتبہ پر پہنچا کر اس کی شرافت و کرامت کو چار چاند لگانا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ چیز صرف اسی وقت پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جب دنیا کی چاروں کونٹ میں ہر انسان کے دل پر صرف حکومت الٰہی کا سکہ ہو۔ پس اسلام کا مقصد عظیم حکومت الٰہی کا قیام قرار پایا اور اس کی داغ بیل امت مسلمہ کی تشکیل کے بعد نماز کے عمل پر رکھی گئی۔ نمازیں از اول تا آخر حکومت الٰہی کا تصور اور اسکے لوازمات کی تعلیم ہے، توحید کا درس ہے، دنیاوی طاقتوں سے مرعوب نہ ہونے کی مشق ہے۔ حکومت الٰہی میں عدل و مساوات، حریت و آزادی وانکساری، اخوت، پریم، آشتی، محبت، شرافت، صداقت، نظم و ضبط وغیرہ وغیرہ اوصاف حمیدہ و اخلاق سنیئہ کا زمین پر ظہور و غلبہ ہوتا ہے۔ حرکات شنیعہ و امور نامرضیہ ناپدید ہو جاتے ہیں۔ نماز حکومت الٰہی کے تصور کے ساتھ ساتھ اوصاف حمیدہ کی طرف دعوت دیتی ہے۔ صحیح انسانیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اقامت صلوٰۃ سے ہمدردی و محبت کے جذبات جولانی میں آتے ہیں، جور و استبداد کے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ سرمایہ داری و زر پرستی کا جذبہ دلوں سے نکل جاتا ہے۔ نخوت و غرور کی جگہ مساوات و اخوت پیدا ہوتی ہے شہنشاہیت کے بھوت کا تخیل دماغوں سے غائب ہو جاتا ہے۔ سب انسان ایک سٹیج پر جمع ہو جاتے ہیں آقا و غلام کا امتیاز اٹھ جاتا ہے۔ گورے اور کالے کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ اسلام نے صرف نماز سے عالم میں انقلاب بپا کر دیا۔ جور و استبداد و شخصیت پرستی کے مرکزوں کو ہلا دیا۔ دنیا میں ایک بہترین قوم پیدا کر دی جو ظالمین و جبارین کے لئے عذاب الٰہی بن کر نمودار ہوئے جنہوں نے شرق سے تا غرب، شمال سے تا جنوب فتوحات ...

پر ایک تہلکہ مچا دی۔ ان کے پاس توپوں اور بندوقوں کے ذخائر قطعاً نہیں تھے۔ آلات حرب، آگ و بارود کے کھیلوں سے بالکل ناواقف تھے۔ دنیا کی مادی طاقتوں کی ان کو ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ اگر ان کے پاس کوئی چیز تھی تو صرف یہی نماز اور حکومت الٰہی کا تصور جسکے سامنے وہ ساری مادی طاقتوں کو ہیچ جانتے تھے۔ اس امر پر پورا پورا یقین رکھتے تھے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ الآیہ وما النصر الا من عند اللہ۔ ان کے یقین کامل اور قدسی طاقتوں کی برکت ہے کہ ان کا نام زندہ ہے اور چمک رہا ہے چمکتا رہے گا۔ ان کے قدموں کے نقوش قوموں کے لئے ابد تک پیام بیداری کا کام دیتے رہیں گے۔ انکی تاریخ عجائبات سے پُر ہے۔ جن کو دیکھ کر اغیار بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہیں۔ ان کی مثالیں تلاش کرنی عبث ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نماز اسلام میں ایک نہایت عجیب عمل ہے جو حکومت الٰہی کا عمل درس اور مساوات انسانی کا نمایاں مظاہرہ ہے۔ مگر اس حقیقت کو ملاحظہ کرنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہے مگر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ خود نمازیوں میں آج کل صاحب بصیرت بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمازیوں کی کثرت کے باوجود امت مسلمہ کے جمود میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

حکومت الٰہی کے قواعد و فوائد نماز میں اس کثرت سے شامل کئے گئے ہیں کہ ہماری فہم ناقص کامل طور پر ان کو اپنے احاطہ میں ہرگز نہیں لا سکتی اور نہ زبان قلم ان کی پوری تشریح ارض قرطاس پر نقش کر سکتی ہے۔ تاہم نماز سے جن جن چیزوں کا پیدا ہونا لازمی ہے انکی مختصر فہرست یہ ہے:-

اشدا حب الوجود یقین کامل۔ حکومت الٰہی کا صحیح تخیل۔ شوق آخرت۔ ترک دنیا۔ صفائی قلب۔

جامع البیان ترجمہ قرآن ... (۱۸۵) ... دفتر اہلحدیث

مساوات انسانی۔ جبر و ظلم و شہنشاہیت کے خلاف احتجاج۔ بھائی آنے والی صحیح جمہوریت۔ تعلیم نظم و نسق۔ جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ۔ قوانین الہی کی پابندی۔ جاہ و اقتدار زر پرستی سے تنفر شرک و بدعت سے دوری۔ توحید و سنت کی پابندی۔

اقامت صلوٰۃ، تنظیم جماعت، اطاعت امام

یہ ساری چیزیں ایک سچے نمازی کے دل میں پیدا ہونی لازمی ہیں۔ جب ایسے پاک نفوس برسر ترقی ہو جاتے ہیں تو وہ دنیاوی جور و استبداد کا تختہ الٹ کر حکومت الہی کا قیام عمل میں لاتے ہیں۔ غیر اللہ کی حکومتوں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں ان الحکم الا للہ کا ڈنکا بجا دیتے ہیں اور عدل و انصاف سے روئے زمین کو بھر دیتے ہیں۔ دنیا ایک دفعہ یہ تماشہ دیکھ چکی ہے اور اسی موجودہ آسمان کے نیچے، اسی موجودہ زمین کے اوپر یہ سارے کھیل کھیلے جا چکے ہیں۔ اور اگر فلسفہ کے اس مسئلہ میں کہ

"تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے"

کچھ صداقت ہے تو دنیا پھر دوبارہ اس تماشہ کو دیکھیگی اور ضرور دیکھے گی۔ جبکہ موجودہ نظام عالم جس کی بنیاد جور و استبداد و سرمایہ پرستی پر ہے درہم برہم ہو جائیگا اور عالم میں ہر طرف حکومت الہی کا دور دورہ ہوگا ؎

سنۃ اللہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا

ومن اصدق من اللہ حدیثا

شیعوں کے افسانے

باقر مجلسی کے رجعتی ترانے

(نمبر ۱۵)

(مرقومہ ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

گزشتہ نمبر میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت عباسیہ پر قربانی چڑھانے کے لئے مسکین شیعہ کسی موٹے تازے مینڈھے کی تلاش میں تھے۔ وہ مینڈھا کون تھا؟ اس کے متعلق یقینا تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن تاریخ پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کی نظریں عبید اللہ رافضی کی طرف تھیں۔ جس نے کہ ۲۶۹ھ میں یعنی امام عسکری کی وفات یا غیبت امام مہدی کے چھ سال بعد کی۔ بجائے آٹھ یا نو سال بعد مہدویت کا دعویٰ یمن میں کیا۔ جس کے جانشین بعد میں فاطمین کہلائے یہ دو تین سال کی تاخیر کے لئے شیعوں نے جو خدا کو بدا کر دیا تھا یہ تجویز دعویٰ مہدویت تک تو کارگر ثابت ہوئی۔ لیکن دعویٰ کے بعد اول ظلم تو یہ ہوا کہ عبید اللہ نے بجائے مجبور اور مقتول ہونے کے جابر اور فاتح کی حیثیت اختیار کر لی۔ حالانکہ مسکین شیعوں کی غرض خس کم جہاں پاک کرنے کی تھی۔ دوسرا ستم یہ ہوا کہ عبید اللہ[1] گو رافضی تھا مگر فرقہ اثنا عشریہ کے بھی سخت مخالف تھا۔

شیعان حیدر کرار نے پہلے تو اپنے سابقہ امام مہدی عبید اللہ کو امامت اور مہدویت سے خارج کیا پھر اسی موہوم و مغرور شیرخوار نوجوان[2] امام مہدی کا غار سر من رای سے پتہ نکال کر یہ نعرہ لگایا کہ

"وہ آئینگے آئینگے ضرور آئیں گے"

وہ کیوں آئیں گے؟ وہ اس لئے آئینگے کہ ؎

لذت سیر دگر چشم تمنا لیگی

ایک بار اور بھی دنیا ابھی پلٹا لیگی

خلافت حضرات ثلاثہ میں جو مظالم حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر ہوئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں جو شیعان علی مارے گئے۔ جنگ کربلا میں جس طرح مظلوم حسینؓ کو شہید کیا گیا۔ ان سب (نعوذ باللہ) ظالموں اور مظلوموں کو دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور ہر ایک سے گن گن کر بدلے لئے جائیں گے۔ ذرا بقول مجلسی امام حسین کی زبانی سنئے؛

"پہلے جو شخص رجعت میں لوٹے گا اور قبر سے باہر آویگا وہ میں ہونگا اور میرا رجعت میں آنا مثل تشریف آوری جناب امیرؑ ہوگا۔ جبکہ قائم آل محمد ظاہر ہونگے۔ پس میرے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا کہ اس سے پہلے وہ زمین پر نہ آئے ہونگے اور جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و لشکر ہائے ملائکہ و محمد رسول اللہ و علی بن ابی طالب و امام حسن مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اسپان ابلق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق اون کے پہلے اُن اسپان نور پر سوار نہ ہوئی ہوگی تشریف لائیں گے۔ پس رسول خدا اپنے علم کو حرکت دیکے قائم آل محمدؐ کے دست مبارک میں اوس علم اور اپنی تلوار کو دینگے۔ اس حال پر ایک مدت تک ہم زمین پر رہیں گے اور خداوند عالم زمین کوفہ سے ایک چشمۂ آب چشمۂ روغن[3] و چشمۂ شیر جاری کریگا پس جناب امیرؑ رسول خدا کی تلوار مجھے دے کر بجانب زمین مشرق و مغرب روانہ کرینگے کہ میں ہر دشمن خدا کو قتل کروں اور سب بتوں کو جلا دوں یہاں تک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کر لوں[4]۔ حضرت دانیال اور یوشع زندہ ہو کے جناب امیرؑ پاس آئیں اور کہیں گے خدا و رسول نے سچ کہا۔ پس امیر المؤمنین ان کو مع ستر آدمیوں کے بصرہ کی

---

[1] تاریخوں میں نام کہیں عبید اللہ لکھا ہوا ہے کہیں عبد اللہ۔ میں اس دشت و کوہستان میں مزید تحقیق بھی نہیں کر سکتا لہذا سابقہ یادداشت کی بنا پر عبید اللہ ہی لکھا گیا ہے ویسے بھی غریب شیعوں کے نام مائل بہ تصغیر کچھ بھلے سے معلوم دیتے ہیں۔ (ابوالمحمود)

[2] ناظرین تضاد سمجھیں گے مگر میں مجبور ہوں۔ روایات یہی کہہ رہی ہیں کہ وہ دو سال کے تھے اور نوجوان تھے (کافی، جلاء العیون) (ابوالمحمود)

[3] زمین سے گھی یا تیل اور دودھ؟ تیل تو شاید مٹی کا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کی تفصیل نہیں لکھی کہ دودھ گائے بھینس کا ہوگا یا مٹی کا؟ (ابوالمحمود)

[4] قابل توجہ کانگرس اور تمنی ممبران مسلم لیگ ہے۔ (ابوالمحمود)

(۱۸۶)

جانب معاف نہ کریں گے کہ اوس تمام ملک کو فتح کریں میں ہر جہاں، علوم کو فت کو مار گماؤں گا۔ یہاں تک کہ زمین پر بغیر طیب وطاہر و پاکیزہ اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہود و نصاریٰ کو بجانب اسلام دعوت کروں گا اور جو کوئی اسلام قبول نہ کریگا اسے قتل کرونگا۔ اور جو ہمارے شیعوں میں سے زمین پر ہوگا خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیگا۔ کہ وہ فرشتہ خاک اس کے چہرہ سے پاک کرے گا۔" تا آخر
(جلاء العیون مترجم ص۱۵۱)

غرضیکہ ؎

پھر دل کو محو جلوۂ جاناں بنائیں گے
پھر شام غم کو صبح درخشاں بنائینگے

پھر آگے چل کر ص۲۳۵ پر لکھتے ہیں:۔

"اور یہ آیہ کریمہ موافق احادیث معتبرہ شان حضرت صاحب العصر (امام مہدی) اور ابائے بزرگوار آنحضرت میں نازل ہوا ہے وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ الخ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔ ترجمہ آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں اُس جماعت پر احسان کرنا جن کو ستمگاروں نے زمین پر ضعیف کیا ہے اور اُن کو وارثان زمین سے قرار دوں اور ان کو روئے زمین پر مستولی کروں اور دکھاؤں فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر کو اور ان کے گروہ کو عوض اقتدار اُن اماموں کا جس سے وہ حذر کرتے تھے"

یہی مجلسی رسالہ رجعت میں فرماتے ہیں:۔

"در روایات دیگر وارد شدہ است تا آخر حضرت امام حسینؑ بعد از حضرت صاحب الامر سہ صد نہ سال پادشاہی جمیع روئے زمین خواہد کرد۔ ص۹۵

یعنی دوسری روایات میں مذکور ہے آیت ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے تھے خروج فرماویں گے اور سب کے سروں پر سنہری خود ہونگے اور دوسری روایت میں کہا ہے کہ ستر پیغمبروں کے ہم رکاب ہونگے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور وہ پیغمبر سب لوگوں کو سمجھا دینگے کہ یہ حسین بن علی ہیں جنہوں نے خروج فرمایا ہے تاکہ لوگ شک نہ لائیں اور جان لیں کہ وہ (نعوذ باللہ) دجال و شیطان ہیں۔ اس وقت حضرت امام مہدی ان کے درمیان جلوہ گر ہونگے۔ پس جب حضرت امام حسینؓ کی معرفت مؤمنین کے دل راسخ ہوجاویں گے تو امام مہدی دنیا سے رحلت کرجائینگے

اور دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام امام مہدی کے بعد تین سو نو [۳۰۹] سال بادشاہی تمام روئے زمین پر کریں گے؎"

مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"پس در دنیا زمان بسیارے سلطنت مے کند حتی از بسیارے سن سر نقش (یعنی امام حسین) ابرو ہائیش بر روئے چشمانش مے یافتند" ص۵۸

یعنی اتنا عرصہ سلطنت کرینگے کہ بھویں آنکھوں سے نیچے (بوجہ طویل العمری کے) اتر پڑینگی ؎

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ایم
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ایم

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان جملہ جنگ و جدال اور معرکہ آرائیوں کے لئے مرکز پھر اسی کوفہ کو مقرر کیا گیا ہے کہ تمام شیعان دنیا وہیں جمع ہونگے اور بارہ ہزار صدیقوں کے علاوہ تیس ہزار پھر انہیں بے وفا کوفیوں پر بھروسہ کیا جائیگا؎ جنہوں نے باقوال شیعہ ہی ہمیشہ بدعہدی اور بیوفائی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اگر درحقیقت وہ ایسے ہی تھے تو آزمودہ را آزمودن جہل است والا معاملہ ہے۔

بیٹی۔ خدا کرے ہمیں تو اب بھی یہ بیل منڈھے چڑھتی دکھائی نہیں دیتی۔ اور خود اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ اگر وہ دوبارہ بھی لوٹائیں جائیں گے تو وہ اپنی پرانی کرتوتوں پر ہی عمل کرینگے لہٰذا ہماری ناقص رائے تو یہی ہے کہ اس ڈرامہ کو دوبارہ کھیلنے سے پیشتر اگر شیعوں کا خدا اور اس کے ائمہ (کو شیعوں) سے پوشیدہ ہوکر) اچھی طرح سوچ سمجھ کر پھر اس ڈھونگ کو رچائیں تو بہتر ہوگا۔ ورنہ ؎

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسد
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہوجائیگا

مندرجہ بالا حوالجات بالاختصار عرض کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت کچھ ہوگا۔ مثلاً (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت ابوبکر کو خلافت سے اتار کر حضرت علی کو مسند خلافت پر بٹھایا جائیگا۔ حضرت فاروقؓ کے گھر کو آگ لگائی جائے گی۔ ان کی زوجہ محترمہ کا اسقاط کرا کر ضائع شدہ حمل کا نام محسن رکھا جائیگا۔ حضرت صدیق اکبر کی زوجہ محترمہ کو گدھے پر بٹھا کر خلافت کی بھیک مانگنے کیلئے دربدر ذلیل کیا جائے گا۔ پھر اُن کی زوجہ محترمہ کی زبانی یہ کہلوایا جائیگا کہ

"خود تو بزدلوں کی طرح گھر بیٹھ رہتا ہے اور مجھے دربدر ہونے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے"

پھر حضرت عمرؓ کو تخت خلافت سے محروم کرکے حضرت علی کو متمکن کیا جائیگا۔ حضرت عمر کی کسی لڑکی کا نام ام کلثوم رکھ کر اس کا نکاح جبراً حضرت علی سے کرایا جائیگا۔ یہی حال حضرت عثمان کے ساتھ ہوگا۔ تمام ممالک میں بنی امیہ کو معزول کرکے بنی ہاشم کو مقرر کئے جاوینگے پھر جنگ جمل قائم ہوگی تمام مقتول شیعوں کا قصاص حضرت عائشہؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ سے لیا جائیگا۔ پھر حضرت علی دوبارہ اپنے معتمد جرنیل مروان بن حکم کے ساتھ حضرت عائشہ کو مدینہ بھیج دینگے پھر جنگ صفین قائم ہوگی۔ اب کے حضرت عمرو بن العاص کی چالاکیاں کام نہ آئیں گی اور فتح حضرت علی کی ہوگی غرضیکہ ابتدائے خلافت صدیق اکبر سے لیکر تا غایت

؎ معلوم ہوتا ہے رجعت ... شیعیان کچھ [illegible]

؎ شیعوں کا امیر المحدثین کچھ چوک سا گیا ہے تین سو یا تین سو دس کی بجائے تین سو نو سال کہنے کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو بالکل یقین آجاتا کہ ۳۰۹ سال ۱۱ ماہ ۱۹ یوم ۹ پہر ۳ گھڑی ۳ پل بادشاہی کرینگے۔ منہ

؎ پس خدا او جمع کند سی ہزار کس را از یاران او از اہل کوفہ الخ۔ رسالہ رجعت ص۹۹۔ (ابوالمحمود)

ahmadimuslim.de

...اعلم قائم پر ایک عَلَم کا پھریرا بدل لیا جائیگا۔ تفصیلات دیکھنا چاہیں تو جلاء العیون، رسالہ رجعت کافی وغیرہ کتب شیعہ ملاحظہ فرما دیں کہ کس طرح حضرت علی تخت خلافت پر جلوہ افروز ہونگے۔ فتح کے شادیانے اور نصرت کے ناقوس بجائے جائینگے۔ تخت نشینی کے جشن منائے جائیں گے۔ ظالموں کے منہ چڑائے جائینگے۔ شیعوں کو ہار پہنائے جائیں گے۔ الغرض ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائیگی

(باقی باقی)

قادیان کے جلسہ کا نمونہ

(نامہ نگار کے قلم سے)

قادیانی حضرت مرزا صاحب کو باب الرسالۃ میں ظلی نبی اور رئیس فی التحریر مانتے ہیں۔ اسی طرح ان کا ایمان ہے کہ نبی قدنی[1] کے صاحبزادے میاں محمود تقریر و بیان میں نہایت بلند مرتبہ اور معجزانہ حیثیت رکھتے ہیں بلکہ تمام ملکوتی قوتیں خدا تعالیٰ نے ان کے دل و دماغ میں ڈال دی ہیں۔ اور اس سحربیانی کا ہی اثر ہے کہ ہر سال مختلف بلاد سے لوگ بکثرت جلسہ سالانہ میں شریک ہوکر بزعم خود ساحرانہ بیان سے مالامال ہوکر جاتے ہیں چنانچہ ہم نے اس سال خاص طور پر قادیان میں جاکر خلیفہ صاحب کا بیان سنا۔ جس کا اختصار اور ملخص ہم قارئین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں:۔

۲۷۔ دسمبر کو ½ ۱۲ بجے کے قریب ہم منارۃ المسیح (موقوعہ قادیان) کے پاس پہنچے۔ پنڈال میں اس وقت پہنچے جبکہ خلیفہ صاحب کی تقریر کا سلسلہ شروع ہو رہا تھا۔ تقریر کیا تھی۔ گویا معجون مرکب کی طرح تھی جس کی نہ کوئی انتہا تھی نہ ابتدا۔ ابھی آپ کسی مضمون کو شروع کرتے تھے اور ابھی وہ ختم ہونے نہیں پاتا تھا کہ نہایت صفائی کے ساتھ جملہ معترضہ کے طریقہ پر کوئی دوسرا مسئلہ چھیڑ دیتے تھے۔ مثلاً

(۱) الفضل اور خلیفہ صاحب

الفضل خلیفہ صاحب کا جاری کردہ اخبار ہے جو آجکل سرکاری گزٹ کا درجہ رکھتا ہے۔ اس اخبار کے متعلق خلیفہ صاحب نے اثنائے تقریر میں کہا کہ الفضل والے ایک تو عقل کے ساتھ کام نہیں کرتے .... (دوسرا یہ کہ) اشاعت کے متعلق بھی صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور اس میں سوزاک، قوت باہ وغیرہ امراض کے اشتہارات ہوا کرتے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے اشتہارات نہ ہوں ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ الفضل کے لئے خلیفہ صاحب کیسی بُری رائے پیش کرتے ہیں۔ کیا ایسا اخبار قوم میں مسلّم ہوسکتا ہے۔ جس کی نسبت اس قوم کا مختار یہ رائے قائم کرے اور اسے امراض خبیثہ و شہوانیہ کا ایک آلہ نشر الصوت قرار دیتا ہو۔

(۲) ایک مرتبہ ایک شخص میرے پاس دو دن مہمان رہا اور الفضل نے یہ خبر شائع کی کہ اس شخص نے میرے پاس صرف ایک وقت کھانا کھایا ہے۔ تو اس خبر سے اس مہمان نے کیسی رائے قائم کی ہوگی؟ شائد اس نے یہ سمجھا ہو کہ اس کی مہمانی کا اظہار کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا یا میں نے ہی الفضل کو یہ کہا ہو کہ وہ ایسا ہی لکھے

قارئین اہلحدیث! خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا معتبر آرگن کس قدر جھوٹی خبریں اڑایا کرتا ہے۔ اور ان غلط خبروں کا یہ حال ہے کہ خلیفۃ المسیح کے اوپر بھی جھوٹ اور غلط خبریں لگا دینے میں ذرہ برابر نہیں جھجکتا۔ اور جو اخبار اپنے امیر مطاع، دین و دنیا کے مالک و مختار اور ابن المسیح کی نسبت غلط خبر دے وہ دوسروں سے کیسا برتاؤ کریگا۔

(۳) ایک شدید متکبر عالم کہتا ہے کہ "الفضل" اب دلچسپی کے قابل نہیں، خلیفہ صاحب کے اس فرمان سے ثابت ہوگیا کہ مرزائیوں کی جماعت میں شدید اور متکبر علماء بھی موجود ہیں۔ اور قادیانیوں کے بعض علماء کو بھی الفضل سے دلچسپی نہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اگر جماعت قدنی کا کوئی عالم الفضل کو باعث دلچسپی نہیں سمجھتا تو وہ بے چارہ شدید متکبر کہلانے کا مستحق ہو لیکن اگر خود خلیفہ صاحب الفضل کو دروغ گو، کذاب اور کوک شاستر کا مصداق ٹھیرائیں تو ان پر جماعت کی طرف سے ہائے اور وائے کی بھی گنجائش نہ ہو۔ یہ کس قدر کھلی ہوئی رہبان پرستی ہے۔

(۴) پیغامیوں کی جماعت کی نسبت آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ مجھے کئی دفعہ رؤیا آیا ہے جو ان پر تو پورا نہ ہوگا لیکن شائد ان کی اولاد میں سے کسی پر پورا ہو۔ اس لئے میں اس خاندان (اشارہ بجانب امیر جماعت احمدیہ لاہور) کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا جو کل میری جماعت میں داخل ہوجائیں گے" کسی شخص نے حکیم نورالدین سے پوچھا تھا کہ محمدی بیگم والی پیشین گوئی صحیح نہیں نکلی تو حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا (ھلم جرا) اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی (ھلم جرا) کا اگر کسی زمانہ میں نکاح ہوگیا تو بس پیشگوئی پوری ہوجائے گی۔ چنانچہ ایک حدیث ہے الولد سر لابیہ۔ اسی طرح مرزا صاحب کا اثر ان کے صاحبزادہ میں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہئے۔ پس اسی طرح خلیفہ صاحب نے بھی ایک مزعومہ خیال ظاہر کردیا ہے کہ چونکہ کسی زمانہ میں ان کی نسل سے کچھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہونگے اسلئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چونکہ آپ علم النفس کے خوب واقف ہیں اس لئے یہ تو یقین ہوچکا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب خلیفہ صاحب کے معتقد نہیں ہونگے

---

[1] قدنی مخفف قادیانی کا ہے۔ اور یہ تخفیف خود قادیانی شعراء نے ابتدا میں کی تھی۔ چنانچہ ان کے ایک قصیدے کا ایک شعر یوں ہے ؎

سرمۂ چشم بناتے تیری خاک پا کو
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

(اہلحدیث)

ضروری پاکٹ بک، جدید ایڈیشن، مرزائیت کی تردید میں (۱۸۴) ... الکتب ... (دیکھو اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اس لئے ان کی اولاد کی نسبت جھٹ ایک پیشین گوئی کر دی۔ تاکہ قادیانی جماعت کے عشاق مرمرہ قیامت تک اسی پیشین گوئی کی صداقت کا انتظار کرتے رہیں۔

(۵) دوسرا رؤیا۔ دوران تقریر میں آپ ایک دوسرے خواب کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وحشت ناک جنگل سے گزر رہا ہوں جس میں قسم قسم کی بلائیں ہیں اور مجھے یہ سکھا دیا گیا ہے کہ تم ڈرنا نہیں بلکہ یہ کہتے ہوئے عبور کر جاؤ کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ چنانچہ میرے سامنے قسم قسم کی خوفناک صورتیں آتی تھیں اور مجھے ڈراتی تھیں۔ کسی کا سر انسان کا دھڑ بندر کا دھڑ انسان کا سر بندر کا، سر ہاتھی کا دھڑ خنزیر کا۔ دھڑ ہاتھی کا سر خنزیر کا۔ کسی کا سر ندارد، کسی کی کمر ندارد وغیرہ وغیرہ۔ اور میں یہی کہتا ہوا پار نکل گیا۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ“

سابقہ انبیاء، صحابہ، صلحاء، علماء و بزرگان دین اور مجددین عظام کے خوابوں کو آپ دیکھئے تو آپ کو کہیں ایسے خواب نہ ملیں گے۔ ان نیک بندوں کے خواب بھی روحانیت سے لبریز ہوا کرتے ہیں۔ اور خواب بالا کا حال تو یہ ہے کہ بعض چھوٹے بچوں اور کمزور دماغ انسانوں کو بھی اس قسم کے ڈراؤنے خواب آجایا کرتے ہیں۔

یہ ہیں خلیفہ صاحب کے وہ خواب جنہیں ان کے مریدین سن کر عالم وجد میں آجایا کرتے ہیں۔

(۶) پھر اپنی تعریف میں مرزا صاحب کا الہام سناتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اس وقت میرے ابا جان کو یہ الہام ہوا۔ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا[1] الی یوم القیامۃ۔ یہ الہام ان (مرزا صاحب) کے سامنے میری (مرزا صاحب کی) نسبت یہ الہام تھا۔ اب آپ فرمائیے جس شخص کے لئے ایسا بلند شان کا الہام نازل ہوا ہو۔ اس کی عیب جوئی مصری جماعت کس طرح کر سکتی ہے؟

(۷) جو احمدی تین چار جلسوں میں شریک ہوتا ہے وہ پورا فلاسفر بن جاتا ہے اور یہ خدا کا خاص فضل ہے۔

خلیفہ صاحب کے اس فرمان کو تعلیماً قادیانیوں نے جھوم جھوم کر سنا۔ لیکن تحقیقاً ہم وہ آدمی ایسے پیش کرتے ہیں جو کم و بیش آٹھ آٹھ بار سالانہ جلسہ دیکھ چکے ہیں۔ تو کیا وہ فلاسفر ثابت کر کے دکھلائے جا سکتے ہیں؟ ہاں البتہ اندھوں میں کانا راجہ۔ اس قسم کے فلاسفر تو ضرور بن جائیں گے۔ کیا کوئی شخص خلیفہ صاحب کی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ صرف چار جلسوں کو دیکھ لینے سے ہر احمدی کامل فلاسفر بن جاتا ہے۔ میرے خیال میں حکومتوں کو چاہئے کہ طلباء فلسفہ کو صرف چار جلسوں پر ۱۲ یوم کے لئے بھیج کر کامل فلسفہ کی قدنی سند لے دیا کریں (اگر قبول افتد)

(۸) قرآن فرماتا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عادی ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ ان کو نئی نئی جلدیں دیگا۔

(۹) ساری برما کی تعلیمی کانفرنس کا پریذیڈنٹ عالی جی ہیں (ہماری جماعت کی کوشش سے) مسلمان ہوا ہے۔ خلیفہ صاحب نے برکیٹ کی عبارت اپنے منہ سے نہیں نکالی لیکن کلام میں ایسا ربط پیدا کیا تھا کہ ہر شخص نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھ یہی یقین کرے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی وہ مسلمان ہوا ہے۔ لہٰذا ہم خلیفہ صاحب اور ان کی تمام جماعت سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس شخص کا نام کیا ہے اور کس احمدی مبلغ کے ہاتھ پر اور کب وہ شخص مسلمان ہوا ہے۔ اور اس کا کامل پتہ کیا ہے تاکہ پوری پوری تحقیق کے بعد ہم قادیانی پریس کی صداقت کا اندازہ لگا سکیں۔ نیز نمبر ۸ کا ثبوت بھی قرآن مجید سے فرمایا جائے تو میں بے حد مشکور ہونگا۔ وہ کونسی آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل نار دوزخ کے عذاب سے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر خلیفہ صاحب یا کوئی اور احمدی صاحب مجھے یہ ثابت کر دکھلائیں تو میں بے حد مشکور ہونگا۔

قادیانی اخبارات میں جلسہ کے حالات چھپیں گے۔ اس لئے ان تمام حالات کو پڑھ کر اس پر پھر ایک مضمون جلد ہی ناظرین کی خدمت میں بھیج دیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

(خاکسار ابوسعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی از چنیوٹ)

تأثرات

(حیدر آباد دکن اور سری نگر کشمیر)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ (ق)

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی ہاشمی نظام آبادی)

ہندوستان کی باج گزار ریاستوں میں سب سے بڑی اور وسیع ریاستیں دو ہیں۔ ایک حیدر آباد دکن اور دوسری کشمیر۔ حیدر آباد ہندوستان کے انتہائی جنوب میں واقع ہے اور ایک وسیع خطہ ملک ہے اور ایک طویل و عریض مملکت ہے اور نظام سٹیٹ کے نام سے مشہور ہے۔ بڑا سرسبز اور خوشحال علاقہ ہے۔ ہندوستان کے عین شمال میں ریاست کشمیر ہے۔ یہ بھی ایک نہایت وسیع سلطنت ہے جو نہایت سرسبز پہاڑوں اور زرخیز میدانوں پر مشتمل ہے آباد ہی گنجان ہے۔ خدا کی حکمت کہ ان کا نام سنتے ہی دل پر ایک بشاشت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ حیدر آباد اس لئے کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی یادگار ہے یہاں کا حکمران ہر دلعزیز، رعایا پرور، علم نواز اور علم دوست حاکم ہے۔ ہنر اور صاحب ہنر کا قدردان، فیاض کہ اقطاع عالم سے لوگ آ آ کر اس سرچشمہ کرم و فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اس عالی جاہ صاحب کرم و فضل، جود و سخا بادشاہ کا قلبی اثر عوام الناس رعایا پر بھی یوں پڑا ہے کہ حیدر آباد کے باشندے عموماً فیاض، مہمان نواز، خوش خلق، ملنسار اور علم دوست ہیں۔ ان لوگوں سے

---

[1] اس کفروا کے نیچے قادیان کے آریہ، سکھ اور ہندو داخل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان پر آپ کو کیا فوقیت ہے؟ ان کے بعد جماعت احمدیہ قادیان بھی کفروا میں ہے یا نہیں؟ جو خلیفہ آپ کے اور آپ کے والد ماجد کے منکر ہیں۔ لاہوری جماعت آپ کے بانی سلسلہ کے منکر نہیں ہیں۔ نبوت کے انکار کرنے والے ... [illegible]

کوئی ایسی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی جو وقار کے خلاف ہو اور جس میں دناءت اور رذالت کا شائبہ ہو۔ یا جس میں نخوت اور کم حوصلگی ظاہر ہو۔ لوگ اکثر تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہیں۔ کاروبار اور اسباب معیشت کی طرف سے عموماً قانع اور مطمئن سے نظر آتے ہیں اور دوسری جگہوں کی طرح شاکی اور غیر مطمئن نہیں ہیں۔

مذہبی حیثیت میں یہاں کے مسلمانوں کی عجیب کیفیت پائی۔ یوں تو پرانی روایات کے حامل ہیں۔ لیکن اکثر حقیقت مذہب سے ناواقف اور سنی سنائی باتوں پر عامل۔ مذہب کی ظاہری نمائش بہت لیکن حقیقت سے کم آشنائی اور بے بصری۔ پیروں اور مشائخ کے بہت زیادہ عقیدت مند۔ قبروں اور آستانوں، خانقاہوں پر چڑھاوے چڑھانا منتیں ماننا اور مزاروں پر جبیں فرسائی کرنا مذہبی شعار خیال کر لیا گیا ہے۔ توحید اور اہل توحید سے بہت کم آشنا (الا ماشاء اللہ)

موحدین اہل حدیث یوں تو ہندوستان کے چپے چپے میں چھا گئے اور گوناگوں مصائب و تکالیف ذاتی مالی، جانی نقصان برداشت کرتے ہوئے کونے کونے میں صدائے توحید بلند کی۔ راس کماری سے لیکر کشمیر کی سرحدوں تک پھر جاؤ ہر جگہ ان موحدین اہل اللہ کے اثرات موجود ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے رشتۂ الفت کو خدا سے استوار کرایا اور روٹھے ہوئے الہ العالمین کو منوا کر وہ ٹوٹے ہوئے تعلقات پھر مضبوط اور محکم کرائے شرک باللہ۔ قبر پرستی اور انسان پرستی سے جو کہ قوموں کے لئے ایک لعنت اور سب سے بڑی مصیبت ہے لوگوں کو نجات دلا کر حقیقی اسلام سے روشناس کرایا لیکن معلوم نہیں کہ اس توحید کے سیلاب کو جنوبی ہند تک پہنچنے میں کوہ بندھیاچل اور ست پڑا کی بلند چوٹیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں حائل ہوئیں اور یہ صدائیں انہی سے ٹکرا کر رہ گئیں یا مبلغین توحید و سنت کی بے توجہی۔ بہر حال کوئی ایسی صورت ضرور ہے کہ اس علاقہ میں اہل حدیث خال خال نظر آتے ہیں اور جو ہیں بھی وہ مستضعفین ہیں۔ حیدرآباد میں اکثر بزرگوں کی قبروں پر بڑے بڑے گنبد اور شاندار عمارتیں ہیں اور

زائرین عورتوں اور مردوں کا ہر وقت جمگھٹا رہتا ہے کوئی آستانہ کو پکڑ کر رو رہا ہے کوئی دہلیز پر جبیں گھسا رہا ہے۔ کوئی قبر پر بچھے ہوئے اور لیٹے ہوئے رو رو کر حال دل کہہ رہا ہے۔ ایک دن غالباً جمعرات کو ایک دوست کے ایماء پر مجھے ایک بزرگ شریف الدین مرحوم کی مزار پر جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہ کہنے لگے کہ صبح کی نماز یہاں کے ایک بڑے بزرگ ہیں اُن کی مسجد میں پڑھینگے میں نے کہا بہت اچھا۔ خیال کیا کہ نماز بھی باجماعت ادا ہوگی اور اُن بزرگوں کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ صبح جب حسب قرارداد وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بزرگ صاحب تو غائب۔ لیکن ایک نہایت عالیشان مقبرہ ہے جو لاکھوں روپوں کی لاگت سے بنا ہے۔ اسکے پہلو میں مغرب کی طرف ایک مختصر سی مسجد بھی ہے۔ صبح کی نماز تو پڑھنے والے مسجد میں بہت کم لیکن اس عالیشان گنبد میں عورتوں اور مردوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ جو بدنصیب جاتا پہلے دہلیز پر جبیں فرسائی کرتا اور پھر قبر پر صاف سجدہ کرتے ہوئے گر جاتا۔ سینکڑوں بڑے بڑے خوش پوش، تعلیم یافتہ مہذب نما لوگ اسی حالت میں مبتلا دیکھے۔ کوئی چلا رہا ہے کوئی رو رہا ہے، کوئی سجدہ میں پڑ کر بڑی تضرع اور عاجزی سے گڑ گڑا رہا ہے اور مخاطب اس کا وہی صاحب قبر ہے۔ گویا اللہ رب العالمین یہاں بالکل فراموش تھا۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

مجھے تو ڈر لگا کہ اس صریح شرک اور قبر پرستی پر شانہ رب العالمین کا غضب حرکت میں نہ آجائے۔ میں جلدی چھت کے تلے سے باہر آگیا اور بڑی حیرت سے یہ تماشا دیکھتا رہا۔ سچ ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ۔ خدا تعالیٰ بڑا ہی صاحب حلم ہے۔

مقبرہ مذکور کے دروازوں اور دیواروں پر بڑے خوشنما قطعے لکھے ہوئے تھے۔ اکثر سنگ مرمر میں کندہ اور بعض رنگین چوکھٹوں میں محفوظ دیواروں پر آویزاں تھے

سامنے کے دروازہ پہ ؎

یوسف الدین شریف الدین شہ عالی جناب[1]
دستگیر عاجز و مسکین معین شیخ و شاب
نعمت دنیا و عقبیٰ ہم خدا و ہم رسول
از سر صدق و ارادت ہرچہ خواہی بیاب

کسی جگہ یہ اشعار لکھ کر آویزاں تھے ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ہست[2]
سجدہ گاہ فلک در روضۂ شہنشاہ است

کہیں یہ ابیات مسلمانوں کی بے بصری پر نوحہ خواں تھے

؎ تخت گاہ دو شہ عرش مقام است اینجا[3]
قبلہ و کعبۂ حاجات انام است ایں جا
کامیاب اند سعادت چہ مسلماں و چہ ہنود
بارش ابر کرم رحمت عام است اینجا

اور کسی کونے میں کوئی عقیدت مند چلا چلا کر ذیل کے الفاظ میں صاحب قبر سے خطاب کر رہا تھا (وہم عن دعاءهم غافلون) ؎

نہیں تھی کچھ بھی میری حقیقت تمہارے در سے ملی ہے عزت
خراب ہونے نہ دیجئے حضرت تمہارے گھر کا بنا ہوا ہوں

غرضیکہ ایسی بے شمار مثالیں آپ کو حیدرآباد میں ملیں گی جن کو دیکھ کر ایک اہل دل کے قلب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے کہ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کم

---

[1] شریف عالی جناب بادشاہ ہیں اور عاجز و مسکین بوڑھے اور جوان کی مدد اور دستگیری کرنے میں دنیا اور عقبیٰ کی نعمت ہیں۔ خدا بھی ہیں اور رسول بھی ہیں۔ تم سچے دل سے اور عقیدت سے آؤ اور یہاں سے اپنا ہر مطلب پالو۔

[2] اے بے ادب اس عجیب درگاہ میں پاؤں مت رکھ۔ یہ ایک ایسے شہنشاہ کا روضہ ہے جہاں فرشتے بھی آکر سجدہ کرتے ہیں۔ (خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو اسکے کہنے کے مطابق بے ادب ہیں اور جن کا یہاں قدم نہیں آتا)

[3] یہ جگہ ہم پلہ عرش ہے۔ لوگوں کی حاجت برآری کیلئے یہ جگہ قبلہ و کعبہ ہے۔ یہاں سے ہندو مسلمان سعادت مندی اور کامیابی حاصل کرتے ہیں اور یہاں پر کرم عام کی بارش ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

وہ وقت کب ہوگا کہ جس شہر کا نام لیکر مسلمانانِ ہندوستان کے دل میں سرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک (تقویٰ میں) پیدا ہو۔ وہاں کی مذہبی حالت یہ ہو کہ شرک اور اسلام میں عوام الناس تمیز نہ کرسکیں جس شہر میں حدیث کی سینکڑوں نادر الوجود کتابیں شائع ہوں اور ملکوں میں جائیں اور قرآن و حدیث کی اشاعت کا جو شہر فی زمانہ منبع سمجھا جائے۔ وہاں قبر پرستی اور پیر پرستی اور شرک و بدعت اپنے جوبن پر ہوں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

کاش کوئی اللہ کا بندہ اُٹھے اور حیدرآباد میں اس شرک کے خلاف آواز اٹھائے۔ افسوس دل سرد ہوگئے توحید کی آگ دل میں سرد پڑگئی وہ جوش اور وہ شوق اور وہ جان بازیاں اور سرفروشیاں نہ رہیں۔ دلوں پر غیر اللہ کا ڈر اور انسانی رعب تسلط ہوگیا اور حق گوئی سے خاموشی اختیار کرلی گئی۔ استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللہ

کبھی وقت تھا کہ مسلمان اعلائے کلمۃ الحق میں پہاڑوں سے ٹکرانے اور سمندروں کو چیرنے میں بے باک تھا کوئی چیز سامنے آتی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق جرأت اور دلیری سے کرتا۔ شرک ایک ایسی سخت بلا ہے اور ایک ایسی مصیبت ہے۔ جس نے ایمان کو کھوکھلا کردیا اور مسلمانوں کو بزدل اور بے غیرت بنادیا توحید اللہ کا نور ہے۔ شمع روشن ہے۔ حقیقی راہ ہدایت ہے، صراط مستقیم ہے، کامیابی کی شاہ راہ ہے۔ فائز المرامی کا ذریعہ ہے اور دنیا کی تمام فتوحات برتری اور کامیابیوں کی کلید ہے۔ قبہ پرستی، شرک بالخصوص قبر پرستی ایک گھن ہے جو مسلمان کے دل کو بے جرأت اور کھوکھلا کردیتی ہے اور شیطان کا اس پر غلبہ ہوجاتا ہے۔ پھر ہر ایک شخص کا ڈر اور رعب ایسے انسان پر غالب آجاتا ہے اور وہ دنیا میں ایک گیا گذرا انسان، اور مشرک قومیں گری ہوئی قومیں کہلاتی ہیں۔

میں نے حیدرآباد کے مقابلہ میں کشمیر کو رکھا تھا کشمیر کی مذہبی کیفیت بھی تقریباً یہی ہے۔ وہاں بھی قبر پرستی، استھان پرستی اور پیر پرستی کثرت سے ہے سجدہ تعظیمی اکثر پیروں کی مزاروں پر دیکھنے میں آتی ہیں

اور بعض جگہوں پر تو لوگ محض اس لئے سجدے کرتے اور جو عائیں مانگتے ہیں کہ وہاں کوئی بزرگ صرف بیٹھ گئے تھے۔ مثلاً شاہ ہمدان کی خانقاہ یا کثر ایسی جگہوں میں بڑے بڑے مشرکانہ اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ اور مشرکانہ وظائف کئے جاتے ہیں۔ مفصل کیفیت کسی دوسری فرصت میں عرض کی جائے گی۔ مختصر یہ کہ مثلاً وہاں کسی بزرگ نقشبند صاحب کی خانقاہ ہے اسپر ذیل کے اشعار ایک کونے میں لکھے تھے ؎

درد مندانیم افتاں و خیزاں آمدیم
چارہ مے جوئیم از دار الشفائے نقشبند
نیست بر لوحِ دلم نقشے سوائے نقشبند
المدد یا خواجۂ مشکل کشا المدد

غرضیکہ مشرکانہ افعال میں دونوں جگہوں کی حالت ملتی جلتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کشمیر میں موحدین کی ایک کثیر جماعت ہوگئی ہے۔ (کثر اللہ سوادھم) اور اشاعت توحید میں یہ لوگ سرگرم ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ حیدرآباد میں بھی مخلصین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے جن کے دل شرک اور قبر پرستی کو دیکھ کر کڑھتے ہیں؛ اور انہوں نے اس بدعت کے خلاف حسب حیثیت جدوجہد شروع کردی۔ انھم فتیۃ آمنوا بربھم وزدناھم ھدیً وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا الخ۔ (باقی باقی)

علم کی فضیلت اور اہل علم

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔ شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ و اولوا العلم قائما بالقسط۔ یعنی خدا نے اور فرشتوں نے اور ذی علم لوگوں نے اس امر کی گواہی دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عادل باانصاف حاکم ہے؛ اس آیت سے بچند وجوہ علم کی شرافت معلوم ہوتی ہے۔

(۱) اہل علم کو خدا نے اتنا شرف عطا کیا ہے کہ ان کی شہادت کو اپنی شہادت اور اپنی پاک مخلوق کی شہادت کے ہم پلہ رکھا۔

(۲) مشہود بہ عظیم یعنی اپنی توحید پر سب نوع بشر میں سے اہل علم ہی کو منتخب فرمایا۔ امراء و رؤسا عقلاء میں سے کسی کو اس کے واسطے پسند نہ کیا۔

(۳) اہل علم کی شہادت کو بغیر اعادہ لفظ شہادت کے اپنی اور اپنے فرشتوں کی شہادت کے ساتھ ملاکر ذکر کیا۔ اس ترکیب سے اہل علم کی شہادت کا ارتباط خدا کی شہادت کے ساتھ خیت سے ظاہر ہوتا ہے

گویا خدا نے اپنی ذات کی وحدانیت کی گواہی علماء کی زبان پردی۔ اور علماء کی زبان کو اس شہادت پہ جاری کیا۔

(۴) اس شہادت کے لینے کے ضمن میں لوگوں پر علماء کا تزکیہ و تعدیل ظاہر فرمایا۔ اس واسطے کہ خداوند علیم اپنی مخلوق میں سے خاص اسی شخص کی شہادت لیتا ہے جو عادل بے لوث ہو۔ جیسا کہ حدیث ذیل سے ظاہر ہوتا ہے؛۔ یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔

(۵) اہل علم کو اولوا العلم کے لقب سے ملقب کیا جس سے ظاہر ہوا کہ ہمیشہ کے واسطے اہل علم کو یہ لقب عطا کیا گیا ہے۔ اور اہل علم کے لئے یہ لقب شایان ہے دنیاوی القاب کی طرح چند روزہ نہیں کہ پھر ان سے چھینا جاوے اور کوئی بھی ان کے حال کا پرسان نہ ہو۔ اعزاز کرام تو بجائے خود۔ آپ ہی خدا دل لگاکر نظر غور سے دیکھیں کہ تو دنیاوی لقب اشخاص کا لقب دیا ہوا چھینا گیا۔

(۶) قاعدہ مستمرہ ہے کہ صاحب عظمت کسی بڑے کلام پر اکابر خلق و زندہ سالہ قوم کی شہادت لیا کرتا ہے اسی قاعدہ کے مطابق اعظم ترین مشہود (توحید) پر اکابر و اشرف خلق ذی علم کی شہادت لی گئی۔

(۷) علماء کی شہادت کو منکران توحید پر حجت ٹھیرایا جس سے معلوم ہوا کہ علماء بمنزلہ ادلہ الٰہیہ ربانیہ و براہین دالہ علیٰ التوحید کے ہیں۔

(۸) اس شہادت کے باعث خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے نزدیک علماء کرام کو اپنا حق ادا کرنے والا ٹھیرایا۔ پھر جبکہ علماء عظام نے دنیا میں توحید کی منادی کر دی تو انہوں نے مشہود بہ حق کو ادا کر دیا۔ ان کی شہادت سے مشہود بہ حق اہل دنیا پر ثابت ہو گیا اور مخلوق خدا پر توحید خدا کا اقرار کرنا واجب ہو گیا۔ اور قیامت تک جس آدمی کو توسل سے فیض پہنچا ان میں سے عامل کے برابر علماء کو بھی ثواب حاصل ہوا۔ اور یہ دین کی فیض رسانی کا ایسا رتبہ ہے جس کا اندازہ سوائے خدائے علیم کے اور کوئی نہیں جانتا۔

عالم وجود میں چند ایسی اشیاء ہیں جو باہم کسی صورت میں مساوی نہیں جیسے روشنی اور تاریکی یا جیسے کہ دوزخی اور جنتی لوگ۔ اسی طرح اہل علم بے علموں کے برابر نہیں۔ گو بے علم لوگ دنیاوی مناصب کے حصول میں کتنی ہی جدوجہد کر کے اپنے باقی ابناء جنس سے ہر طرح فائق ہو جاویں مگر جو کچھ مدارج خداوند کریم نے اہل علم کو عطا کئے ہیں وہاں تک بغیر حصول علم کے ان کی رسائی کسی طرح نہیں ہو سکتی اور نہ کسی طرح ان کے برابر ہو سکتے ہیں۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ یعنی کیا پڑھے ہوئے اور اَن پڑھ کبھی باہم برابر ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ میں جاہل کو نابینا کہا ہے۔ اس آیت میں باقی ابناء جنس پر علماء کا فائق ہونا بیان فرمایا اور علماء کو صاحب بصارت اور بے علموں کو اندھا ٹھیرایا اور علماء کی تصدیق کو اپنے کلام کے سچا ہونے پر شہادت اور ثبوت میں پیش کیا۔ اس آیت میں بنی آدم کی تقسیم دو طریق پر کی۔ ایک گروہ صاحب بصیرت ذی علم۔ اور دوسرا گروہ کہ باطن جاہل اندھا۔ دیگر خشیۃ کا حصر اہل علم میں فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری ہوتا ہے:۔ اِنَّمَا یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی اہل علم ہی خدا سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ دخول جنت و رضاء الٰہی کے واسطے خشیۃ اللہ ضروری امر ہے۔ اور خشیۃ اللہ سوائے علم حاصل کے نہیں ہو سکتا۔

پس علم دین کا سیکھنا از حد ضروری ہے۔ علماء ربانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب منزل علی الانبیاء کے علم کا مخزن قرار دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔ بل ھو ایات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وما یجحد بایاتنا الا الظالمون۔ یعنی قرآن شریف فی نفسہ آیات بینات ہے اہل علم کے سینوں میں ثابت اور محفوظ ہے۔ قرآن شریف کا آیات بینات ہونا اہل علم کو معلوم ہے۔ اور ان کے سینوں میں یہ بات ثابت ہے اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے مرجع خلق کا بنایا ہے۔ چنانچہ بنی آدم کی رسالت کے مستبعد سمجھنے والے کفار کو حکم دیا ہے کہ ہم نے تو آج تک دنیا میں جس قدر رسول بنی آدم کی رہنمائی کے واسطے بھیجے ہیں وہ جنس بنی آدم ہی میں سے منتخب کر کے بھیجے ہیں۔ تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوحِیْ اِلَیْھِمْ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اعلیٰ و اشرف الایات دینیہ ستون اسلام نماز ہی میں اہل علم ہی کو مقتدا بنایا ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث مرویہ حضرت ابو مسعود بدری سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ۔ یعنی لوگوں میں سے جو کتاب خدا کو جاننے والا ہو وہ نماز کی امامت کرایا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نعماء علمی یاد کرائیں اور ان سب میں سے علمی نعمت کو بہت بڑھ کر نعمت دی۔ اور بہ نسبت دیگر انعام و اکرام کے اس نعمت کا زیادہ احسان آپ کی ذات پر رکھا۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

خداوند کریم نے اپنے بندوں کو عطیہ علم کی نعمت یاد دلائی۔ اور اس پر ان سے شکر طلب کیا۔ اور پھر اس علمی عطیہ کی ہمیشہ یادگار قائم رکھنے کے واسطے اپنے ذکر اذکار کا ان کو حکم دیا۔ کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۝

ایک اور جگہ پر فرمایا کہ عطیہ علم پر خوشی کرو۔ دنیادار لوگ جس قدر خزائن جمع کر رہے ہیں ان سب سے یہ دولت علمی بہتر ہے۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون۔ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ کو سنا دو کہ خدا کے فضل (ایمان) اور خدا کی رحمت (قرآن) پر خوش ہو جائیں یہ دونوں چیزیں لوگوں کے جمع کردہ خزائن سے بدرجہا بہتر ہیں۔ عطیہ علم کی بہتری و خیریت کے متعلق ایک حدیث شریف میں یوں آتا ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین۔ جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور بہتری پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو اپنے دین میں سمجھ دیتا ہے دولت لازوال، خزائن علمیہ، انبیاء صلوۃ اللہ علیہم کا وارث اسے بناتا ہے۔

قرآن شریف میں ایک اور جگہ پر علم دین کی ضرورت کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث فرمانے اور ان پر کتابیں کے اتارنے اور خانہ توحید مکہ مکرمہ میں لوگوں کو سال بسال حج کے واسطے جمع کرنے اور قربانیوں کی رسم جاری کرنے سے میری یہی غرض ہے کہ تم کو میری ہستی اور صفات علیا اور میری وحدانیت کا علم حاصل ہو جاوے۔ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ فرشتوں نے جناب باری تعالیٰ سے آدم علیہ السلام کے خلیفہ تجویز ہونے کے متعلق سوال کیا تھا کہ خداوندا ایک پاک گروہ کے مقابل میں آدم جیسے شخص کو خلافت کے واسطے چن لینے کی کیا حکمت ہے۔ اور فرشتوں پر [illegible] آدم علیہ السلام کو کیا فضیلت ہے تو خدا وند علیم نے [illegible]

جواب دیا کہ جس بات کو میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے۔ پھر علمی امتحان میں دونوں کو بلایا گیا اور آدم علیہ السلام علم میں فرشتوں سے [illegible] کیا امتحان فریقین

فتاویٰ

س ۱۲۳؎ } ہم لوگ دیہات کی بستیوں میں رہتے ہیں۔ اکثر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ایسی بستی میں اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے مکتب بناکر معلم رکھتے ہیں۔ ہم لوگ جو صدقہ فطر دیتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں تو فطرہ و چرم قربانی اپنے لڑکے کی تعلیم کے لئے بستی کے مکتب کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۲۳؎ } تنخواہ میں چرم قربانی اور صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ وہ غرباء مساکین کا بلاعوض حق ہے حدیث شریف میں طعمۃ للمساکین آیا ہے۔ ان صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا صحیح نہیں۔ اللہ اعلم و علمہ اتم۔

س ۱۲۴؎ } اگر کوئی شخص کسی ایسے کام سے عہد کرلے (جس کا نیک ثواب یا عذاب کرنے نہ کرنے سے نہ ہو) یہ کہ میں اس کام کو نہ کرونگا اور پھر اس کام کو کرنا چاہے تو اس کو کیا کرنا چاہئے۔ جبکہ بغیر اس کام کے کئے اس کو دقت کا سامنا ہو۔ اس کو اپنا عہد توڑنا جائز ہے یا نہیں یا اس کا کچھ کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ کسی وجہ سے یا غصہ میں آکر عہد کرلیا۔ حالانکہ کام گناہ کا نہیں ہے۔

(سائل ایک مسلمان)

ج ۱۲۴؎ } سائل نے ہمیں عہد کی قسم اور کام کی نوعیت نہیں بتائی۔ اس لئے ہم بھی مفصل جواب نہیں دے سکتے۔ آیت کریمہ اس امر میں واضح ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ۔ خدا کے نام کی قسموں کو بہانہ بناکر نیکی اور اصلاح کرنا نہ چھوڑو۔

س ۱۲۵؎ } کیا نماز مکتوبہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کیا فرض ہے یا مسنون۔ جواب از روئے قرآن و حدیث عنایت فرمائیں

(سائل عبدالرحمن کیکنوی)

ج ۱۲۵؎ } نماز فریضہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث آئی ہے۔ اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر جواز کا فائدہ دیتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۶؎ } ہمارے گاؤں میں ایک پرانی مسجد ہے۔ جوکہ زلزلہ سے بالکل چور ہوگئی ہے۔ گاؤں والوں میں اتنی ہمت و جرأت نہیں اور نہ مسجد مذکور میں کسی طرح کی آمدنی ہے۔ جس کے ذریعے مسجد مذکور کی مرمت ہوسکے آیا ایسی صورت میں مسجد مذکور کی مرمت قربانی کی کھال سے کرنا درست و جائز ہے یا نہیں؟

(سیکرٹری انجمن اصلاح الانصار سملی)

ج ۱۲۶؎ } قربانی کی کھالیں غرباء و مساکین کا حق ہے۔ مسجد کے لئے الگ چندہ کیا جائے۔

س ۱۲۷؎ } ہمارے گاؤں میں اکثر لوگ عقیقہ کرتے ہیں اور عقیقہ کے گوشت کو پکاکر خاص لوگوں کی دعوت کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کی دعوت میں جانا اور کھانا از روئے شرع شریف کے کیا حکم رکھتا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۲۷؎ } عقیقہ کے گوشت سے احباب کی دعوت کرنی جائز ہے۔ عقیقہ اور قربانی کا حکم ایک ہے۔ جیسے قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

> نوٹ:۔ فتاویٰ اسی قدر تھے۔ (مفتی)

فتاویٰ نذیریہ

دو ضخیم جلدوں کی کتاب بنصف قیمت پر

حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ جس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید و حدیث شریف کے مطابق بالتفصیل دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث گھر میں موجود ہونی چاہئے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

قیمت بجائے صہ کے ۲؎ (ڈھائی روپیہ)

منگوانے کا پتہ۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات ازصفحہ)

یاد رفتگان | میرا ... بھانجہ نوشہرہ انتقال کرگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(مولوی عبدالقیوم از لالہ موسیٰ)

(۲) میرا بڑا لڑکا رستم علی ایک لڑکا اور ۳ لڑکیاں چھوڑکر رحلت کرگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(مولوی ثناء اللہ سندر پور۔ ضلع مالدہ)

(۳) میری دختر جو بڑی نیک اور صالحہ تھی۔ چار بچے چھوڑکر فوت ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(عبدالعزیز ناگی از کوٹلی لوہاراں)

(۴) میرے دادا حکیم رحمت علی صاحب قریشی تقریباً پچانوے سال کی عمر پاکر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے شب انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم قابل ترین طبیب اور مخلص مسلمان تھے۔

(قریشی سراج الحق ساکن بھنگواں متصل ریلوے اسٹیشن جنڈیالہ گورو۔ ضلع امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

ضرورت ہے | خاکسار کو جو نہایت غریب طالب علم ہے۔ ایک مترجم اور خوشخط قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مجھے فی سبیل اللہ خرید دیں۔ پتہ:۔ عبدالشکور طالب علم مسجد اہل حدیث محلہ ایران گیرہ میسور۔

دعائے صحت | میرا ایک دوست بیمار ہے۔ ناظرین اس کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔

(حاجی عبدالکریم از لاہور)

اللھم اشفہ بشفائك و داوہ بدوائك

بارش کے لئے دعا کریں | امسال پنجاب میں بارش بہت کم ہوئی۔ اکثر ایسے علاقے ہیں جہاں بالکل نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے فصل بہت کم بوئی گئی ہے۔ اور اب خشک سردی فصلوں کو خراب کررہی ہے۔ اگر بارش ہو تو بہت مفید ہے۔ لہٰذا جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں خلوص دل سے عاجزی و انکساری سے بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک مسلمان)

متفرقات

اہلحدیث کے وی پی ۳۱- دسمبر ۳۸ء کو مندرجہ ذیل خریداران کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ حضرات وصول کر لیں گے۔ خدانخواستہ کسی صاحب کی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ کے باعث وی پی واپس ہوجائے تو از راہ نوازش قیمت اخبار جلد از جلد بھیجدیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد دو ہفتہ انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۲۵۷۸ - ۳۰۶۳ -
۴۷۷۳ - ۵۲۹۸ - ۶۳۰۸ - ۷۵۰۳ -
۸۳۴۵ - ۹۱۲۲ - ۹۶۰۲ - ۹۶۹۳ -
۱۰۱۲۲ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۹۴ -
۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۲۲ - ۱۱۳۱۴ - ۱۱۵۳۶ -
۱۱۵۴۳ - ۱۱۷۹۳ - ۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۷۹ -
۱۲۰۵۳ - ۱۲۱۴۳ - ۱۲۲۹۷ - ۱۲۲۹۹ -
۱۲۳۰۰ - ۱۲۳۰۴ - ۱۲۳۸۷ - ۱۲۳۸۹ -
۱۲۳۹۱ - ۱۲۳۹۲ -

شکریہ معاونین حضرات ذیل کی اس عنایت فرمائی کے شکرگزار ہیں۔ انہوں نے اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کر کے توحید و سنت کی اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ یعنی نئے نئے خریدار بنائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ علی ہذا القیاس اگر دیگر احباب بھی اس طرف توجہ فرما کر ایک ایک نیا خریدار بنائیں تو علاوہ اس کے کہ اشاعت میں دگنا اضافہ ہو توحید و سنت کی تبلیغ بھی احسن طور پر ہوسکتی ہے۔

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ شیخ حاجی عبدالعزیز صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ حکیم عبدالسمیع صاحب۔ حاجی عبدالکریم صاحب۔ (ایک ایک خریدار) مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ۲ خریدار۔

مقدمہ آمین بالجہر عرصہ دس سال سے نماز میں باواز بلند آمین کہنے کا حق ثابت کرنے کے لئے جہلم میں دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ وکلاء کی بحثیں ہوچکی ہیں۔ قانونی نظائر وغیرہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے دکھلائی جاچکی ہیں۔ مگر ۱۵ ستمبر ۳۸ء کو صرف ایک تنقیح کا فیصلہ سنانے کے بعد آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہم لوگ اس مقدمہ کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ اہل حدیث کانفرنس و دوسری اہل حدیث انجمنیں اور اہل حدیث قانون دان اصحاب ہمیں مشورہ دیں کہ اب ہم کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے ——— مقدمہ ہذا میں حکیم محمد سلیمان ولد محمد خان ساکن شہر جہلم متصل دائر ٹینکس مدعی ہیں۔ جملہ خط و کتابت اُن کے پتہ پر ہو۔

راقم عبدالغنی اینڈ برادرز ناظم انجمن اہل حدیث جہلم۔ کیسرہ بازار

اہلحدیث ایک دفعہ حاکم کو بذریعہ درخواست توجہ دلائیں نہ سنے تو اس کے محکمہ اپیل میں درخواست دیں کہ ہمارا فیصلہ ہونا چاہئے۔

دعا فرمائیں جماعت اہل حدیث کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ بے کس غریب اور قلیل التعداد ہونے کے باعث اپنے برادران اسلام کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ ان کو مساجد اللہ میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس وجہ سے یہ جماعت جمعہ و جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکتی ناظرین خلوص دل سے ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات آسان کرے۔

(عبدالرحمن حمید اللہ محلہ پورہ جلیل قصبہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ)

دار الحدیث مدینہ منورہ کے لئے مبلغ ۹۹ روپیہ دفتر ہذا میں موصول ہوئے تھے جو ۲۷۔ دسمبر ۳۸ء کو بحوالہ حافظ عبدالرحمن صاحب آزاد آف گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کر دیئے گئے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ عہ۔ سابقہ عہ۔ جبلہ ؎ از سائل ؎ سردار علی ؎۔ محمد عبدالعزیز کاپٹی سے۔ میزان ؎۔ بذمہ فنڈ ۱۳ ار۔

اصحاب خیر غریب فنڈ کی امداد سے ہاتھ نہ کھینچیں بلکہ جسقدر ہوسکے اسکی امداد فرمائیں۔ ابھی پینسٹھ (۶۵) سائلین اور ہیں۔ اگر توحید و سنت کی آواز کو زیادہ پھیلانا چاہتے ہیں تو غریب فنڈ کی جی کھول کر امداد کریں۔

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا

سالانہ اجلاس

۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء کو

قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

نوٹ:- فتح گڑھ امرتسر سے ۱۹ میل بجانب مشرق ہے۔

رسالہ

مسئلہ تقلید شخصی مع جواب رسالہ مناکحت وہابیہ

چھپ رہا ہے

کسی سابقہ اشاعت میں رسالہ مذکورہ کی کتابت کی بابت اطلاع شائع کی گئی تھی۔ چنانچہ چند کاپیاں کتابت ہوکر پریس جاچکی ہیں۔ بقیہ کام بھی مسلسل جاری ہے۔ امید ہے رسالہ مذکور جلد از جلد مکمل ہوکر شائع ہو جائیگا۔

پس شائقین حضرات اپنی اپنی فرمائشات جلد از جلد ارسال کریں اور محصول ڈاک کے علاوہ حق اشاعت فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اشاعت فنڈ کی امداد کرنا ہر اہل توحید کا فرض ہے۔ اس فنڈ سے تبلیغ توحید و سنت کی اشاعت بصورت رسالجات کی جاتی ہے۔

(سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہلحدیث امرتسر)

نصف قیمت سید البشر (مرتبہ مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی) جس میں توریت، زبور اور انجیل کی متعدد پیشگوئیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت مدلل اور واضح طور پر دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ اصل قیمت ۶ر۔ رعایتی ۳ر (تین آنہ)

دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے خرید فرمائیں۔

(باقی متفرقات صفحہ ۳ کالم ۳ پر)

ملکی مطلع

مُسلم لیگ کا سالانہ جلسہ اور اس کی قراردادیں

پٹنہ (عظیم آباد) میں بڑے دنوں کی تعطیلات میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں زیادہ تقریریں کانگرسی انتظام کے خلاف ہوتی رہیں۔ کیونکہ کانگرسی صوبوں کے انتظام سے متعلق مسلمانوں کو بہت سی شکایات ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی شکائت اُردو زبان کے متعلق ہے۔ جس کی نسبت کانگرسیوں کے لیڈر گاندھی جی کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ہندوستانی زبان کو وسیع کیا جائے۔ جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ سنسکرت وغیرہ کے الفاظ اس میں بکثرت داخل کئے جائیں۔ اس اعلان سے حامیان اردو کو خطرہ ہوا کہ اُردو اپنی اصلی شکل میں نہ رہے گی بلکہ کوئی اور زبان بن جائے گی۔ گاندھی جی کے اعلان سے اردو زبان میں وسعت پیدا نہیں ہوگی بلکہ بگاڑ ہوگا۔ اس وسعت یا بگاڑ کی مثال ہم ایک ہی فقرہ میں دکھاتے ہیں۔ مثلاً اُردو میں کہتے ہیں کہ:۔

"مَیں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں"

کیسا صاف اُردو فقرہ ہے۔ اسکو یوں بنایا جائیگا:۔

"مَیں آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں"

کون نہیں جانتا کہ یہ دو فقرے گویا الگ الگ زبانوں کے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اُردو زبان میں ایسی تحریف کرنا قبل از وقت اور بے سود ہے۔ زبان میں الفاظ خود بخود آ جاتے ہیں کسی کے داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے دیکھنے اور سننے کی بات ہے کہ اردو میں کئی ایک الفاظ خود بخود داخل ہو گئے۔ مثلاً اسٹیشن، [illegible] الیکشن۔ ہائی کورٹ۔ نوٹس وغیرہ۔

یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ زبان فاتح قوم کی ہے اسلئے داخل ہو گئی۔ ہم ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ مفتوحہ زبان کے الفاظ بھی فاتح زبان میں خود بخود داخل ہو گئے مثلاً جنگل۔ بازار۔ براد۔ رسید (ریسٹ) درہم (ڈرام) وغیرہ۔

اس لئے گاندھی جی کا اردو زبان کی طرف ایسے طریق سے توجہ کرنا کہ حامیان اردو کے لئے اس سے خرابی کا اندیشہ پیدا ہو جائے سیاسی مصلحت کی رو سے سخت نامناسب ہے۔

قرآن مجید (جو ایک حکیمانہ اور نیچرل کتاب ہے) زبان کے متعلق یہ نیچرل اصول بتاتا ہے:۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

قدرت کے نشانوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ہے اس لئے کانگرسی لیڈروں کا اس پر زور دینا ہمارے خیال میں بے ضرورت بلکہ مضر ہے۔

مسلم لیگ نے اپنے جلسے میں کانگرسی حکومت کے مقابلے میں وہی رویہ اختیار کیا ہے جو کانگرس نے انگریزی حکومت کے مقابلہ میں کیا تھا۔ یعنی حکومت کی نافرمانی۔ جو حقیقت میں تنگ آمد بجنگ آمد کا مصداق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے وہاں اگر مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہ کی گئی تو مسلم لیگ کانگرسی حکومت کے خلاف وہی طریق کار اختیار کرے گی جو کانگرس انگریزی حکومت کے مقابلے میں کرتی رہی ہے۔

ہماری رائے میں اس حد تک نوبت پہنچانے کا بڑا نقصان یہ ہوگا کہ انگریزوں کو یہ کہنے کا موقع ملیگا کہ ہم جو کہتے تھے کہ ہندوستانیوں میں حکومت کرنے کی لیاقت نہیں وہ صحیح ثابت ہوا۔ اگر کانگرسی وزراء کہیں کہ ہم میں لیاقت تو ضرور ہے مگر مسلمان بلا وجہ شور و غل بپا کرتے ہیں تو انگریز جواب میں کہیں گے کہ [illegible] [illegible] الزام ہندوستانیوں پر عائد ہونگے اور انگریز اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مسلم لیگ نے گورنمنٹ برطانیہ کی پالیسی متعلقہ فلسطین کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانانِ ہندوستان فلسطینی عربوں کو مظلوم سمجھ کر ان کی ہر ممکن مدد کرینگے۔ اس ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس ان عربوں کو۔ اپنے قومی حقوق کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں شہید اور غازی خیال کرتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو انتباہ کرتا ہے کہ اگر فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ فوراً بند نہ کر دیا گیا۔ اور لندن کانفرنس میں عربوں کے اصلی لیڈر یعنی مفتی اعظم نیز ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندوں کو شامل نہ کیا گیا تو مجوزہ کانفرنس محض فریب ثابت ہوگی۔ قرارداد کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ اگر فلسطین کو بیت الیہود بنانے سے متعلق بعض برطانوی اور امریکن حلقوں کے نظریوں کو عملی جامہ پہنانے کی سعی کی گئی تو اس سے پیہم نزاع کا سلسلہ جاری رہے گا"

(انقلاب لاہور ۳۰۔ دسمبر ۳۸ء)

ایک ریزولیوشن خاص عورتوں کے لئے منظور ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اسلامیانِ ہند کی مجلسی اقتصادی اور سیاسی نجات کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے۔ اسے تقویت دینے اور اس میں مناسب حصہ لینے کے لئے مسلمان عورتوں کی ایک آل انڈیا سب کمیٹی بنائی جائے اس سب کمیٹی کے ذمہ صوبجاتی اور ڈسٹرکٹ سب کمیٹیاں منظم کرنے کا کام ہوگا تاکہ لیگ میں مسلمان عورتیں بھرتی کی جائیں۔ اور مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے وسیع پراپیگنڈا کریں۔ آل انڈیا سب کمیٹی میں بیگم شاہنواز۔ لیڈی امام اور مس جناح بھی شامل ہیں" (انقلاب لاہور ۳۰۔ دسمبر [illegible])

ahmadimuslim.ge

اس ریزولیوشن کا نتیجہ ہم ابھی سے بتائے دیتے ہیں کہ دہلی میں گو پچھلے ایک دفعہ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسے میں ہوا تھا کہ مسلم مستورات کو سامنے گیلری میں پردے کے پیچھے بٹھایا گیا۔ مگر انہوں نے پردے کی رسی توڑ دی۔ بجائے مستورات کہلانے کے کشوفات بن کر سامنے بیٹھ گئیں۔ تب کسی عام یا خاص مسلمان کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کو مستورات بنا سکے۔

سیاسی بیداری کا انتہائی نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ مسلمان عورتیں کشوفات بن کر کمیٹیوں اور اسمبلیوں میں کرسیوں پر براجمان ہونگی۔ اس وقت بھی مسلمان عورتوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے حامی جو، ہے ہیں محض اپنی حق تلفی کی وجہ سے (نہ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے) ہندوؤں کی طرح چیخ و پکار کریںگے کہ عورتیں ہمارے قبضہ سے نکل گئی ہیں۔ ہمارا کہا نہیں مانتیں۔ اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ

فہمت اللبن بالصیف

جس کا مطلب ہندی کہاوت میں یوں ہے ؎

اب پچھتا وے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

مختصر یہ ہے کہ مسلم لیگ کا جلسہ اس سال بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

(فوٹ) ہمارے خیال میں مسلم لیگ کو بھی چاہئے کہ ہر سال جلسے کا صدر تبدیل کرتی رہا کرے۔ کیونکہ کانگریسیوں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے کہ مسلمانوں میں صدارت کے لائق صدر کوئی نہیں ہے۔ یہ بات بھی کچھ قابل غور ہے کہ جب سے مسلم لیگ مسٹر جناح کے ہاتھ میں آئی ہے مستقل صدر اور جلسے کے صدر عموماً وہی بنتے رہے ہیں آل انڈیا نام کے لحاظ سے ایسا طرز عمل اچھا نہیں ہے

دوسری کمزوری مسلم لیگ دعوی تو آل انڈیا ہونے کا کرتی ہے مگر یہ واقعہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ آج تک پنجاب جیسے اسلامی صوبے میں پراونشل (صوبے کی) لیگ کوئی نہیں بنی۔ حالانکہ یہاں کے وزراء مسلم لیگ کے جلسوں میں جا کر کھلم کھلا تقریریں کرتے ہیں۔ یہ ایسی غفلت ہے جس کا جواب مسلم لیگ کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اگر آل انڈیا لیگ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے سالانہ جلسے میں ہر صوبے کے مسلمان شریک ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں تو یہ اصطلاح الگ ہے۔ اس پر ہمارا سوال نہیں ہے۔

پرتاپ کا مخول مسلم لیگ کے ریزولیوشن متعلقہ سول نافرمانی پر اخبار پرتاپ نے مخول اڑایا ہے۔ لکھتا ہے کہ مسلمان زبانی تو نافرمانی کا نام لیتے ہیں جب کرینگے تو ہم جانیں گے ؛ اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں نے سول نافرمانی کا نمونہ تحریک کشمیر کے موقع پر دکھا دیا ہوا ہے۔ پس پرتاپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ

آزمودہ را آزمودن جہل است

ریاست حیدرآباد اور آریہ سماج

اسی ہفتہ تعطیلات میں سارے ہندوستان کے آریوں نے شولاپور (صوبہ بمبئی) میں ایک کانفرنس کی ہے۔ جس میں ریاست حیدرآباد دکن کے برخلاف بڑے زور شور سے تقریریں کی ہیں۔ ہندوؤں کو ساتھ لے کر ریاست میں سول نافرمانی کرنے کا ریزولیوشن بھی پاس کیا ہے۔ ادھر ریاست کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اصل حالات اور آریوں کی تقریروں کے الفاظ مع حوالہ تاریخ درج کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فساد در اصل آریوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو شخص اس رسالے کو دیکھیگا وہ ریاست کو مورد الزام ٹھیرانے کی بجائے آریوں کو ملزم قرار دیگا۔ ہم بڑے حیران ہیں کہ ایسی ریاست کو بدنام کیا جاتا ہے جس کے شعبہ امور مذہبی میں مساجد کے ساتھ مندروں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔

ہندوؤں کی تعداد بتانے میں بھی مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے یعنی فیصدی نوّے تک بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ وہاں اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔

جن دنوں کشمیر میں سیاسی تحریک پیدا ہوئی تھی اُس زمانے میں یہ آریہ اخبارات ریاست کشمیر کے ہوا خواہ تھے۔ اب حیدرآباد میں یہ تحریک چونکہ انہوں نے آپ پیدا کی ہوئی ہے اس لئے ریاست کو مورد الزام ٹھیرایا جاتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ انکے ہاں اصل الاصول عدل و انصاف کچھ نہیں۔ جو کچھ ہے اپنی قوم کی جانبداری ہے۔ مالیرکوٹلہ (پنجاب) میں ہندوؤں نے شورش برپا کی تو آریہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے رہے۔ حالانکہ اس شورش میں وہ بالکل غیر حق بجانب تھے۔ اس موقع پر ہندوؤں نے ایک عرصے تک ہڑتال جاری رکھی اور اپنا ہزاروں روپیہ کا نقصان کیا۔ چونکہ حق مسلمانوں کی جانب تھا اس لئے انجام کار فیصلہ انہی کے حق میں ہوا۔ اب وہاں نہ کوئی مندر کا جھگڑا ہے نہ آرتی کا۔ جو کچھ ہوا وہ یاروں کے گُل کھلائے ہوئے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کی تبلیغی سرگرمیاں

دارالعلوم کی جانب سے چار مبلغین مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک مبلغ مولوی عتیق الرحمٰن صاحب اروی نے اضلاع پلاموں و سرگجا صوبہ بہار کے پہاڑی علاقہ میں تبلیغ کی۔ ان کی یک ماہہ رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے انکی نصیحت سے متاثر ہو کر مواضعات دو دھول، چترو، بانو، گدھی، پڑری، چکلہ، لاپو، پیپری وغیرہ کے باشندوں نے مشرکانہ عقائد و اعمال سے توبہ کر کے نماز و روزہ کی پابندی پر وعدہ کیا۔ الحمد للہ کہ اس علاقہ سے تین اشخاص عازم حج بیت اللہ ہوئے ہیں۔

موضع گدھی میں پہلے سے کوئی مسجد نہ تھی لہٰذا ایک مسجد کی بنیاد رکھائی گئی اور مواضعات دو دھول اور چترو کی قدیم الایام خام مساجد کو پختہ تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا گیا موضع گدھی، پڑری، بانو چترو اور دو دھول میں بچوں کی اسلامی تربیت اور تعلیم کے لئے مکتب قائم کئے گئے اور بڑے آدمیوں کو نماز سکھانے اور پابند شریعت بنانے کے لئے چھوٹی چھوٹی انجمنیں قائم کی گئیں۔ پانچ مشرکین نے اپنے عقائد شرکیہ سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

سید محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند
۲۹۔ شوال ۱۳۵۵ھ

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر للعہ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور۔

"میں قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیج دیں"

(۱۰۔ نومبر ۳۶ء)

جناب منشی محمد منیر علی صاحب خداوند پور:۔

"قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۰۔ نومبر ۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عللعہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عہ ۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	ۓ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ۓ ۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ۓ ۱۲	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	۱۲
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	ۓ
قیمت فی حصہ	ۓ	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عہ

خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

(۱۹۷) "مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۶ء میں مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند" پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے۔"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک ۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ کہ مہینہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ کھل اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مشتاق موتی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے دل دھک دھک کرنا کمزوریاں و جریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے محصولڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب ...

مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔

(منگوانے کا پتہ)

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم ۳ــ

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت ۸/ محصولڈاک ۸/

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ۱ــ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزار ہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی ۸/ (منگوانے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر (۱۹۸)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱۳ــ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴۲)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس رات تقضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی طیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/

پتہ:- نظام برادرس ۲۵ فرید کوٹ پنجاب

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ڈاک ۔ نمونہ ۲/

پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ الجنبی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۸/

اسوہ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجلد ۸/

کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" کلکتہ

اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت، تقلید کے گلے پر چھری ہے ایک بے مثال علمی تحفہ ہے۔ قیمت ۸/

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے ضرور پڑھئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۰/

تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ ۱۲/

ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علمائے متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۹/

الوصیۃ الکبریٰ

اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ الصغریٰ

(مع متن عربی) حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اسکی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴/

زیارت القبور

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیروں کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال کو داخل شرک ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹/

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اس لئے ان کو عہدہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵ ر

قوالی ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸ ر

العروۃ الوثقٰی ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ ر

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ ر

حسینؓ و یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قادر ہو جائیں گے۔ قیمت صرف ۵ ر

مناظرہ ابن تیمیہ بادشاہوں کے روبرو حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کر لیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵ ر

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابل دید ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ ر

حاجیوں کا جہاز

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گذشتہ اعلان کے مطابق حج لائن کا جہاز ایس۔ ایس المدینہ بمبئی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو روانہ ہونے کی بجائے اب بمبئی سے ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کیجئے

حج لائن:۔ دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لیمٹیڈ

بمبئی ، کراچی ، کلکتہ

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر انقلاب لاہور۔ امام صاحب کی سوانحعمری مکمل طور پر لکھی ہے۔ قیمت عہ

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھدیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ نیز توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ عمدہ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ ر

نوٹ :۔ یہاں صرف چند کتب کی فہرست دی گئی ہیں۔ محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب حدیث کا خلاصہ

یعنی

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو بااعراب و محشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طور سے انتخاب کر کے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی گئی ہیں پس اسی کتاب کو پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی حصہ حاصل ہو جاتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کر کے تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دئیے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد لکھ دئیے گئے ہیں۔ تقطیع ۲۹×۲۲ جم ۴۱۲ صفحات کاغذ نہایت اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دی گئی ہے۔ عربی عبارت صاف شدہ ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اصل قیمت تھی۔ رعایتی یک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۱۹۹)

ahmadimuslim.de

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اردو۔ قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے بے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ مکمل سٹ خریدنے والوں سے صرف عللہ روپے۔

آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا تغیر نہ دیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد مکمل چھپیں ... دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ سرورق رنگین چھپا ہے قیمت ۱۰ ار

تجرید البخاری جلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ اہل حدیث گھرانوں میں خصوصا اور اردو خوان احباب کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سلے روپیہ

ریاض الصالحین عربی سطریں مع اعراب رنگین ... چھپی ہے ... [illegible] صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عه

شیعی امام رازی کی مشہور کتاب شیعی کا اردو ترجمہ۔ جس میں ساٹھ علوم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت عه

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ نفیس خوشنما رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر:۔ منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث بہت علماء حضرات نے بہت پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہوچکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب جلالین کی طرح پڑھائی جاتی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (عه)

بیان الفرقان علی علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی زبان میں لکھی گئی ہے ... [illegible]

تفسیر واضح البیان اردو۔ از حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی بطرز ترجمہ مع تفسیر ... [illegible] اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں مباحث پر بالتفصیل تنقید کی گئی ہے۔ [illegible] جلد ۲ ۔ ضخامت ۸۰۰ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں عجیب و غریب حالات ... معرفت حق اور صبر و استقامت کے ... اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱ ار

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر** [illegible]